توحیدِ خالص

اور

اس کے تقاضے

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
06257

www.KitaboSunnat.com

تالیف: عبدالقادر سلفی
استاذ جامعہ محمدیہ، منصورہ مالیگاؤں

ناشر: مولانا عبدالغنی سلفی
دکان ۳۴/۲ نزد نئی مسجد اہل حدیث، محمد علی روڈ، مالیگاؤں ضلع ناسک ۴۲۳۲۰۳
مہاراشٹر

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

توحیدِ خالص

اور

اس کے تقاضے

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 06257

تالیف: عبدالقادر سلفی
استاذ جامعہ محمدیہ، منصورہ مالیگاؤں

ناشر: مولانا عبدالغنی سلفی
دکان نمبر ۳۴، نزد نئی مسجد اہل حدیث، محمد علی روڈ، مالیگاؤں ضلع ناسک ۴۲۳۲۰۳
مہاراشٹر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

کتاب ________ توحیدِ خالص اور اس کے تقاضے

مؤلف ________ عبدالقادر سلفی، منصورہ مالیگاؤں۔

ناشر ________ مولانا عبدالغنی سلفی مالیگاؤں

کتابت ________ گل ایوبی مالیگاؤں

طباعت ________ ہدیٰ آفسیٹ پریس محمد علی روڈ مالیگاؤں

تعدادِ اشاعت بارِ اوّل دو ہزار پانچ سو

تاریخ اشاعت ____ مارچ ۱۹۸۹ء

قیمت ________ ۱۵/ روپے

ملنے کے پتے :

۱۔ حاجی ضیف اللہ صاحب۔ موضع سہبرا، پوسٹ سلٹوا، ضلع بستی۔ یو۔پی۔

۲۔ جمعیت اہلِ حدیث حیدرآباد و سکندرآباد ۲۰ ۔ ۱ ۔ ۷ جامع مسجد اہلحدیث، مارکیٹ اسٹریٹ، سکندرآباد۔ ۵۰۰۰۰۳ (آندھرا پردیش)

۳۔ اہلِ حدیث تبلیغ جماعت، لاکھی مسجد، وہورواڈ۔ پوسٹ نڈیاڈ، ضلع کھیرا، گجرات۔ ۳۸۷۰۰۱

۴۔ مولانا مظہر عالم صاحب سلفی، مسجد اہلحدیث محمدی، گھاس گلی، شاہ جی روڈ احمد نگر، مہاراشٹر

۵ مولانا فہیم اللہ صاحب، چھوٹی مسجد اہلِ حدیث، سیونی، مدھیہ پردیش۔

خط و کتابت کا پتہ : عبدالقادر سلفی، استاذ جامعہ محمدیہ، پوسٹ بکس ۱۴۲ منصورہ، مالیگاؤں، ضلع ناسک ۴۲۳۲۰۳ (مہاراشٹر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے والدِ محترم الحاج ضیف اللہ حفظ اللہ

اور

اپنی والدہ محترمہ خدیجہ حفظہا اللہ

کے نام

جن کی حُسنِ تربیت اور نیک دعاؤں نے
مجھے اس لائق بنایا۔

رب ارحمهما كما ربياني صغيرا
آمین

تقبل یارب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱۔	عرضِ ناشر	۷
۲۔	عرضِ مؤلف	۸
۳۔	تقدیم	۱۱
۴۔	توحید	۱۵
۵۔	کلمۂ توحید کے دو جزء	۱۵
۶۔	توحید کی قسمیں	۱۶
۷۔	توحیدِ ربوبیت	۱۶
۸۔	توحیدِ الوہیت	۱۸
۹۔	توحیدِ اسماء وصفات	۲۱
۱۰۔	بُت پرستی کی ابتداء	۲۵
۱۱۔	قومِ نوح کے مشہور بُت	۲۶
۱۲۔	مشرکینِ عرب کی بُت پرستی	۲۷
۱۳۔	ایک مسلّم حقیقت	۳۰
۱۴۔	توحیدِ ربوبیت اور مشرکینِ عرب	۳۱
۱۵۔	مشرکینِ عرب مشرک کیوں؟	۳۴
۱۶۔	ایک افسوس ناک حقیقت	۳۶
۱۷۔	کیا یہی انصاف ہے؟	۳۷
۱۸	مشرکین کی ایک بڑی نادانی	۳۸
۱۹۔	ایک خطرناک شیطانی چال	۴۲
۲۰۔	اختیارات میں مشرکین کی تفریق	۴۳
۲۱۔	میدانِ محشر میں شرکاء کی بیزاری	۴۴
۲۲۔	غلو اور شخصیت پرستی	۴۶
۲۳۔	نصاریٰ کی مذمت کا سبب	۴۷
۲۴۔	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ اور ان کی بے بسی	۴۸
۲۵۔	میدانِ محشر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیزاری	۴۹
۲۶۔	یہود ونصاریٰ پر لعنت	۵۰
۲۷۔	اہلِ کتاب کو توحیدِ خالص کی دعوت	۵۱
۲۸۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی	۵۲
۲۹۔	امت کو غلو سے اجتناب کا حکم	۵۴
۳۰۔	معمولی غلط فہمی	۵۵
۳۱۔	بلیغ خطبہ	۵۶
۳۲۔	ایک قابلِ افسوس حقیقت	۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۔ اولیاء اوران کی قسمیں ۵۹
۳۴۔ اولیاء اللہ کون؟ ۶۱
۳۵۔ مومن کون؟ ۶۲
۳۶۔ متقی کون ۶۳
۳۷۔ ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ ۶۴
۳۸۔ زبردست دھوکہ ۶۶
۳۹۔ اولیاء الشیطان کون؟ ۶۸
۴۰۔ اولیاء اللہ کا مقام ۷۰
۴۱۔ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون کا مطلب ۷۰
۴۲۔ اولیاء اللہ کے بارے میں غلو ۷۲
۴۳۔ تنبیہ ۷۳
۴۴۔ اولیاء اللہ سے سچی محبت ۷۴
۴۵۔ اولیاء اللہ کا وسیلہ ۷۶
۴۶۔ ایک شبہ اور اس کا ازالہ ۷۷
۴۷۔ میدانِ محشر میں اولیاء کی بیزاری ۷۹
۴۸۔ اولیاء اللہ کی بیزاری ۷۹
۴۹۔ اولیاء الشیطان کی بیزاری ۸۰
۵۰۔ شیطان کی بیزاری ۸۱
۵۱۔ متبعین کی طرف سے لعنت ۸۲
۵۲۔ دعوتِ فکر ۸۳
۵۳۔ اللہ تعالیٰ بغیر کسی وسیلہ کے دعائیں قبول کرتا ہے۔ ۸۷
۵۴۔ علمائے سوء کی ایجاد کردہ گمراہیاں ۸۹
۵۵۔ شرعی وسیلہ اور اس کی قسمیں ۹۰
۵۶۔ اللہ کی ذات اور اس کے اسماء وصفات کا وسیلہ ۹۰
۵۷۔ مومن کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کا وسیلہ ۹۴
۵۸۔ ایمان کا وسیلہ ۹۴
۵۹۔ اعمالِ صالحہ کا وسیلہ ۹۶
۶۰۔ زندہ مومن بھائی کی دعا کا وسیلہ ۱۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد !

بلاشبہ مومن کی سب سے بڑی دولت عقیدۂ توحید ہے۔ انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کو اسی عقیدۂ توحید کی تبلیغ و دعوت کے لیے بھیجا گیا اور سب لوگوں کی دعوت کا آغاز اسی عقیدۂ توحید سے ہوا۔ آخرت کی کامیابی کا دارومدار اسی عقیدۂ توحید پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی صرف موحدین کی جماعت کو نصیب ہوگی۔ غرضیکہ توحید سے بہتر کوئی عملِ صالح نہیں۔

اس کے برخلاف شرک سب سے بڑا گناہ ہے، یہ ایسا گناہ ہے کہ اگر کوئی آدمی مشرک ہو کر مرجائے تو پھر اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء پ۵ ع۱۵)

اللہ شرک ہرگز نہ بخشے گا، اس کے سوا جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔

زیرِ نظر کتاب "توحیدِ خالص اور اس کے تقاضے" برادرِ عزیز مولانا عبدالقادر سلفی سلمہ اللہ استاذ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کی تالیف کردہ ہے، جسے آنعزیز نے نہایت محنت کے ساتھ بہت مدلل انداز میں تحریر کیا ہے۔ اس کتاب کی نشر و اشاعت کا مقصد مسلمانوں میں عقیدۂ توحید سے متعلق پھیلی ہوئی گمراہی اور بدعقیدگی کی اصلاح اور درستگی ہے نہ کہ مسلمانوں کے کسی فرقہ کی دل شکنی اور مذمت۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ اس کتاب کے ذریعے لوگوں کے عقائد کی اصلاح فرمائے اور اس کو ناشر اور مولف دونوں کے لیے زادِ آخرت بنائے۔ "آمین"

عبدالغنی سلفی
محمد علی روڈ، نیا پورہ، مالیگاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مولف

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد !

دور حاضر میں مسلمانوں کے اندر جس قدر بدعقیدگی اور بدعملی پھیلی ہوئی ہے، اس سے ہر دینی غیرت اور درد رکھنے والا مسلمان اچھی طرح واقف ہے۔ ان تمام گمراہیوں میں سب سے بڑی گمراہی وہ ہے جو عقیدۂ توحید سے متعلق ہے۔ حالانکہ اسلام ہی وہ دین اور مسلمان ہی وہ قوم ہے جو دنیا کو فکری اور عملی ضلالتوں سے بچانے کے لیے برپا کی گئی ہے اور بلاشبہ ماضی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور دوسرے علمائے سلف اور صلحائے امت نے اپنی اس اہم ذمہ داری کو اچھی طرح نبھایا اور عملی طور پر "کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ" کے مصداق بنے رہے، لیکن آج مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی خرابیوں کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ جو لوگ توحید کے داعی تھے آج وہی شرک و بدعت کی آلائشوں میں مبتلا ہو کر دوسرے لوگوں کے لیے ضلالت و گمراہی کا مکمل نمونہ بنے ہوئے ہیں، جن کا کام تھا کہ وہ انبیاء ورسل، ملائکہ، اولیاء، طاغوتوں، قبروں، مزاروں، درگاہوں، مورتیوں، پتھروں اور درختوں کے آگے سرِ نیاز خم کرتے، لوگوں کی پیشانیوں کو اللہ واحد کی چوکھٹ پر جھکائیں، آج وہ خود غیر اللہ کے لیے رکوع وسجود، خشوع وخضوع، نذرونیاز، قربانی و بھینٹ، دعا و فریاد، گریہ وزاری اور زیارت و طواف میں مشغول ہو گئے ہیں، اس طرح وہ خود اپنے ایمان وعمل کی حفاظت نہ کر سکے ؎

ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر کتاب "توحیدِ خالص اور اس کے تقاضے" توحید کی وضاحت، قوم نوح اور مشرکینِ عرب کے شرک کی حقیقت، غلو اور شخصیت پرستی، اولیاء اللہ کے بارے میں غلو اور زیادتی اولیاء اللہ سے سچی محبت اور عقیدت کا طریقہ، شرعی اور غیر شرعی وسیلہ کی حقیقت، جیسے اہم اور بنیادی عقیدوں سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔

کوشش تو یہی کی گئی ہے کہ مسلمانوں میں عقیدۂ توحید کی جو برائیاں پائی جاتی ہیں، ان کی مکمل تردید کتاب وسنت کی روشنی میں ہو، تاہم یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے کہ اس موضوع پر یہ آخری کتاب ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے توحیدِ خالص اور شرک کی حقیقت سمجھنے میں ضرور مدد ملے گی۔

اس کتاب کی تالیف میں قرآنِ پاک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسندِ احمد اور مشکوٰۃ وغیرہ کو اصل ماخذ بنایا گیا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا مقصد لوگوں کے عقائد کی اصلاح ہے۔ نہ کہ کسی جماعت اور فرقہ پر تنقید وتبصرہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عقائد اور اعمال کی اصلاح فرمائے، اور ہمیں کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے، آمین۔

شکر وسپاس :

بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں اپنے ان بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اس کتاب کی تالیف میں میری ہر طرح سے ہمت افزائی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔

خصوصًا استاذ محترم شیخ انیس الرحمٰن صاحب مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ، جنھوں نے اس کارِ خیر میں ہمہ وقت اپنی مخلصانہ دعاؤں اور مفید مشوروں سے نوازا، اور ایک مشفق استاذ ہونے کی حیثیت سے اپنی عدیم الفرصتی اور مشغولیت کے باوجود اس کتاب کو کتابت وطباعت سے قبل از اول تا آخر پڑھ کر میری ہمت افزائی فرمائی۔

اور برادرِ محترم مولانا عبد الغنی صاحب سلفی و محترم بزرگوار حاجی عبد الرحمان صاحب سردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی مخلصانہ عنایتیں اور پرخلوص دعائیں میرے ساتھ برابر رہیں ۔

نیز برادرِ محترم مولانا شہاب اللہ صاحب مدنی اور برادرِ عزیز مولانا محمد انور صاحب سلفی، جن کا علمی تعاون ، برادرانہ اخلاص اور دردمندانہ رویّہ میرے ساتھ ہر لمحہ رہا ۔ فجزاھم اللہ احسن مایجازی بہ عبادہ المحسنین ۔

میں محترم عین الہدیٰ صاحب اور برادرم گل ایوبی صاحب کا بھی بہت بہت شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی کتابت اور طباعت میں انتہائی اخلاص کے ساتھ میرا تعاون کیا ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے ، اس کے ذریعے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بدعقیدگی اور بدعملی کی اصلاح فرمائے ، اور اس کتاب کو میرے اور میرے والدین کے لیے زادِ آخرت بنائے ، آمین ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ، و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین ومن تبعہم باحسان الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین ۔

عبدالقادر سلفی

استاذ جامعہ محمدیہ ، منصورہ

مالیگاؤں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

بقلم استاذِ محترم حضرت مولانا شیخ انیس الرحمن صاحب مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الصحابۃ والتابعین اجمعین ولاعدوان الا علی الظالمین :

زیرِ نظر کتاب "توحیدِ خالص اور اس کے تقاضے" جناب مولوی عبدالقادر سلفی وفقہ اللہ وسلمہ ربہ، استاذ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کی تالیف کردہ ہے، جسے موصوف نے بڑی جانفشانی اور دقتِ نظری سے تیار کیا ہے۔ اندازِ تحریر بہت سیدھا سادھا مگر دلکش ہے۔ عوام وخواص دونوں ہی طبقہ کے لیے مفید ومہم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد توحید سے دور مسلمانوں کو توحید کی توفیق مل جائے گی۔

توحید کی بحثیں قرآنِ پاک اور احادیثِ رسول میں بڑے ہی سادے اور انتہائی دلکش انداز میں بیان ہوئی ہیں، اور جا بجا مختلف تمثیلوں سے معبودانِ باطلہ اور غیر اللہ کی بے بسی اور درماندگی کو نمایاں کیا گیا ہے لیکن عجمی علوم جب مسلمانوں نے درآمد کیے اور ان کو عربی میں منتقل کیا تو کل جدید لذیذ کے تحت وہ ان پیچیدہ مباحث اور دور از کار بحثوں سے بظاہر متاثر ہو گئے، پھر اس کے بعد مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اسلامی توحید کے مسائل کو بھی منطق وفلسفہ کا جامہ پہنا کر پیچیدہ اور مشکل بنا دیا، مگر سلف صالحین کا گروہ کبھی بھی ان عجمی موشگافیوں سے متاثر نہیں ہوا، کتاب وسنت کے مباحث کو دل وجان سے لگائے رکھا، اسی کو پڑھا اور پڑھایا، سمجھا اور دوسروں کو سمجھایا۔

توحید واتباعِ سنت اہلحدیثوں کا بڑا ہی مرغوب ومحبوب موضوع ہے۔ جلسوں کے اسٹیجوں اور مساجد کے منبروں سے ہمیشہ اہلحدیث توحیدِ خالص اور اتباعِ سنت کا نعرۂ حق بلند کرتے ہیں اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میں وہ خالص لکیر کے فقیر ہیں۔ اگر اس محاورہ کا اچھا مفہوم ہو سکتا ہو تو ـــ گویا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کے جبتی کلمہ کی تشریح و توضیح ہی کو اپنی تقریر و تحریر کا عنوانِ خاص بنایا کرتے ہیں، جن کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ان لوگوں نے اس کو خشک موضوع سمجھ کر چھوڑ دیا۔ جب کہ نجات کا دارو مدار ہی اس کے حق کی ادائیگی پر موقوف ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے رب! مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھا دیجئے جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں، ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ "لا الٰہ الا اللہ" کہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے پڑھتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ (یہ کلمہ نامۂ اعمال میں اتنا بھاری ہے) کہ اگر ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور ان کی تمام چیزوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے، اور "لا الٰہ الا اللہ" کو دوسرے پلڑے میں، تو یہ کلمہ سب پر بھاری ہو جائیگا۔ (رواہ ابن حبان والحاکم وصححہ)

واقعی اس ارشادِ الٰہی میں ادنیٰ شک نہیں۔ مسلمان جب تک توحید کے متوالے و فدائی اور سنت کے متبع اور شیدائی رہے دنیا کی ساری باطل طاقتوں پر بھاری رہے۔ تین سو تیرہ کی تعداد ہزار جنگجوؤں اور لاکھوں سپاہیوں پر بھاری رہے، ان کی مدد کے لیے ملائکہ بھی بھیجے جاتے تھے اور دنیا کی بڑی سے بڑی قومیں اور قوتیں ان کو مغلوب و مقہور نہیں کر سکیں۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے ـــ آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا!

لیکن جب ان میں شخصیت پرستی داخل ہوگئی، قبر پرستی کا رواج عام ہوگیا، توحید کی جڑیں کمزور ہوگئیں تو پھر آج یہ دنیا میں ایک ارب کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی بے وزن اور کمزور ہیں اور "غثاء کغثاء السیل" کی صحیح تصویر بنے ہوئے ہیں "لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا ما اصلح اولھا" کہ اس امت کے مستقبل کی نسلوں کی اصلاح کامیابی کا کیمیا بھی وہی ہے جو اس امت کی اولین نسل کی اصلاح وکامیابی کا کیمیا تھا، یعنی کتاب وسنت کی اتباع، توحید و اطاعتِ رسول کا التزام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک وبدعت کی تاریخ حضرت نوح علیہ السلام کے دور سے آج کے دور تک پڑھ جائیے، آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ آج کے مسلمانوں کے ایک طبقہ کا شرک بھی بعینہٖ وہی ہے جو مشرک قوموں کا تھا اور جس کی اصلاح و تردید کے لیے انبیاء کرام کا محترم گروہ بھیجا گیا تھا۔

ہمارے ملک میں مسلم آبادی بارہ پندرہ کروڑ سے ہرگز کم نہ ہوگی، اور یہ ملک کے پورے طول و عرض میں شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں پھیلی ہوئی ہے، مگر شاید ہی کوئی صوبہ ایسا ہو، جس میں سینکڑوں درگاہیں اور عرس منائی جانے والی قبریں نہ ہوں۔ مساجد ویران ہیں مگر درگاہیں آباد ہیں، ان کے پجاری شب و روز ان قبروں پر حاضری دیتے ہیں اور ان مدفون لوگوں کو مجازی خدا سمجھتے ہیں۔ مالکِ حقیقی تک پہنچنے کے لیے ان کا وسیلہ اور واسطہ ضروری قرار دیتے ہیں۔

غلو اور شخصیت پرستی بڑا ہی خطرناک اور متعدی مرض ہے، اس سے شریعتِ مطہرہ نے مسلمانوں کو بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے، لیکن آج یہی مسلمان اس مرض کے شکار ہیں۔ اہلحدیث شخصیت پرستی کے بڑے مخالف ہیں اور اتنے مخالف ہیں کہ کبھی کبھی ان میں بعض کی زبان سے ایسے کلمات نکل جاتے ہیں جو کسی کے حق میں بظاہر گستاخی کا پہلو لیے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں یہ گستاخی نہیں ہوتی، بلکہ غیرتِ توحید اور جذبۂ اتباعِ سنت کا مظاہرہ ہوتا ہے، لیکن مخالفین ان کلمات کے ایک پہلو کو لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اہل حدیث اولیاء اللہ اور صالحین کے دشمن ہوتے ہیں، ان کے حق میں گستاخی کرتے ہیں، حالانکہ ایسی بات نہیں، بلکہ بات دوسری ہے۔ اگر ہم نے انبیاء و صالحین کے حق میں غلو کیا تو یہ اللہ کے ساتھ گستاخی ہے اور حقیقت میں گستاخی یہی ہے۔

اسی لیے اہل حدیث تقلید کے بھی مخالف ہیں، کیونکہ یہی غلو اور شخصیت پرستی کا دروازہ ہے اور مسلمانوں کی سینکڑوں سالوں کی تاریخ اس پر شاہد عدل ہے۔ یہ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ اس نے کتاب و سنت کے سارے ذخائر کو محفوظ رکھا ہے تاکہ یہ امت گمراہی سے بچے اور ہمیشہ اپنی ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی اور رشد وہدایت کے اصلی سرچشمہ سے سیرابی حاصل کرتی رہے۔

چنانچہ اہلِ حدیثوں کے پاس کتاب وسنت ہی دلیل ہے۔ ہر وہ بات جو کتاب وسنت سے یا صرف کتاب سے یا صرف سنت سے ثابت ہو، وہ ان کے لیے قابلِ قبول بلکہ واجب العمل ہے، اور وہی دلیل ہے۔ وہ اپنے عمل کی ہر دلیل کتاب وسنت سے پکڑتے ہیں اور اپنے قول و دعویٰ کی ہر دلیل بھی کتاب وسنّت سے دیتے ہیں، کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سارے مسلمانوں کو ہدایت ہے "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ" (موطا، امام مالک)

آج دنیا کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ ضرورت کتاب وسنّت کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی ہے۔ شرک وتوحید میں امتیاز کرنے کا ان کو سبق پڑھانا چاہیے، سنّت و بدعت کے فرق کو ان کے سامنے واضح کرنا چاہیے۔

زیرِ نظر کتاب "توحیدِ خالص اور اس کے تقاضے" اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ہر بات کو آیت وحدیث سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ توحید کے باب میں یہ کتاب بڑی جامع ہے۔ مَیں نے کتابت وطباعت سے پہلے از اول تا آخر اس کا مطالعہ کیا ہے، اور مَیں اس کو مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کے لیے بہت ضروری جانتا ہوں۔

توحید پسند وتوحید پرست لوگوں کو یہ کتاب ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنی چاہیے۔ خود پڑھیں، اور دوسروں کو پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ توحید کی امانت وصداقت کو ہمارے دلوں میں باقی رکھے اور توحید ہی پر ہمارا خاتمہ کرائے، آمین۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

انیس الرحمٰن اعظمی، عمری
شیخ الجامعہ

جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں (ناسک) مہاراشٹر، الہند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

توحید لغت میں ایک جاننے اور شریک ماننے سے انکار کو کہتے ہیں، لیکن شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا جان کر، اس کی ذات وصفات میں کسی اور کو شریک نہ کرنے کا نام توحید ہے۔

جب آدمی زبان سے کلمۂ توحید "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا اقرار کرتا ہے، دل سے اس کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے تو مومن اور مسلمان کہلاتا ہے۔ اس کلمہ کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کے دو جزء ہیں

پہلا : اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت سے متعلق ہے۔

دوسرا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے متعلق ہے۔

پہلے جزء کی مختصر تشریح اور وضاحت

جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا ہے تو اس کو اس بات کی گواہی دینی پڑتی ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرے گا۔ اللہ کی عبادت میں کسی نبی، ولی، شہید، غوث، قطب، ابدال، پیر، مرشد، مجذوب، دیوی، دیوتا، بھوت، پریت، چاند، سورج، نچھتر، درخت اور پتھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ،غرضیکہ جن ، اِنس ، ملَک اور اللہ کی مخلوقات میں سے کسی کو شریک نہیں کرے گا ، اور اللہ کی وہ صفتیں جو صرف اسی کے لیے ہیں ، مثلاً موت و زندگی دینا ، اولاد عطا کرنا ، بارش اُتارنا ، عزت و ذلت دینا ، نفع و نقصان پہنچانا وغیرہ ، ان میں کسی کو شریک نہیں کرے گا اور ہر طرح کی عبادت ، نذر و نیاز ، قربانی ، تعظیم و تکریم وغیرہ صرف اسی کے لیے مخصوص رکھے گا ۔

توحید کی قسمیں :

توحید کی تین قسمیں ہیں :

۱. توحیدِ رُبُوبیّتُ

۲. توحیدِ اُلُوہیّتُ

۳. توحیدِ اَسماء وصِفاتُ

توحیدِ رُبُوبیّت :

توحیدِ رُبُوبیّتُ اس ایمان اور عقیدہ کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ تن تنہا پوری کائنات کا خالق مالک اور مدبر ہے ۔ پوری کائنات پر اس کی بادشاہت ہے ۔ وہ بااختیار حاکم ہے ، جو چاہتا ہے کرتا ہے کائنات پر ہر طرح کا تصرف صرف اسی کے حکم سے ہوتا ہے ۔ اس کے حکم کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا ۔ عالم کا پورا نظام اسی کے حکم سے رواں دواں ہے ۔ وہ قادرِ مطلق ہے ۔ اس کے ارادوں اور فیصلوں میں ردو بدل کی طاقت کسی میں نہیں ہے ۔ ساری مخلوق اس کے سامنے عاجز ، بےبس اور مجبور ہے ۔ موت و حیات ، خوشحالی و تنگدستی ، رزق رسانی سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ۔ ان سب میں اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ۔

جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ	آپ کہیے ، اے اللہ ، ملک کے مالک ! تو جس کو چاہتا ہے
مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ، وَتُعِزُّ	بادشاہت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے ،
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، اِنَّكَ	اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران پ ۳ ع ۱۱)

کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں۔ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے باہر لاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

اسی توحیدِ رُبوبیّت کا عہد و میثاق اللہ تعالیٰ نے سبھی اولادِ آدم سے عالمِ ارواح میں لیا تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح آیا ہوا ہے:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ ۚ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۚ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ أَوْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (آل عمران پ ۳ ع ۱۱)

اور جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو وجود بخشا، اور ان کو خود انھیں پر گواہ بنایا۔ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ بولے کیوں نہیں (تو ضرور ہمارا رب ہے) ہم اس بات پر گواہ ہیں کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد پیدا ہوئے، پھر کیا تو ان باطل پرستوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم کو تباہ و برباد کرے گا۔

اس عہد و پیمان کا تذکرہ حدیث شریف میں بھی مذکور ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت "وإذ أخذ ربك من بنی آدم" کی تفسیر میں روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سبھی اولادِ آدم کو اکٹھا کیا اور ان کو جوڑا جوڑا بنایا، پھر ان کی صورت بنائی، پھر ان کو بولنے کی طاقت دی، وہ بولنے لگے، پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور ان کو اس بات پر گواہ بنایا، کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا "بے شک تو ہمارا رب ہے"۔ پھر فرمایا "میں تم پر ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور تمھارے باپ آدمؑ کو گواہ بناتا ہوں" (انھوں نے کہا، ہم نے گواہی دی) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے بے خبر تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو تو اس کا علم ہی نہیں تھا۔

جان لو، کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں' اور نہ ہی میرے سوا کوئی رب ہے، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، مَیں تمھارے پاس اپنے رسولوں کو بھیجوں گا، وہ تم کو میرا قول و قرار یاد دلائینگے اور مَیں تم پر اپنی کتابیں اُتاروں گا۔

سب نے کہا۔ ہم نے اقرار کیا، بے شک تو ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے، تیرے سوا کوئی ہمارا رب نہیں ہے اور نہ تیرے سوا کوئی ہمارا معبود ہے۔ (مسند احمد، جلد ۵ صہ ۱۳۵، بیروت)

اس توحید کو دنیا کے تمام انسان، چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر، مُوحِدّ ہوں یا مُشرِک، یا کسی دوسرے مذہب کے پیروکار ہوں، سب کے سب مانتے ہیں۔ سوائے چند سرپھرے کمیونسٹوں کے، اور وہ بھی اب اللہ کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ اس طرح تقریبًا تمام انسان اللہ کو اپنا خالق، مُربّی اور رازق تصور کرتے ہیں۔

توحیدِ اُلوہیت :

توحید ربوبیت کے بارے میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ دنیا کے تقریبًا تمام انسان توحیدِ رُبُوبیّت کو مانتے ہیں لیکن صرف اس کی وجہ سے ان کو مُوحِدّ نہیں کہا جا سکتا، اس لیے کہ اس کے ساتھ توحیدِ الوہیت اور توحید اسماء وصفات کو ماننے کے بعد ہی انسان مومن قرار دیا جاتا ہے۔

توحیدِ الوہیت کو توحیدِ عبادت بھی کہا جاتا ہے۔ اسکا مطلب ہیکہ جس کو رب مانا گیا ہے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اس کے علاوہ کسی اور کی بندگی نہ کی جائے یعنی ہر طرح کی عبادت اور بندگی، نذر و نیاز اور قربانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رَوا اور جائز ہے۔ مشکلات اور مصائب کے وقت پُکارنے کی مستحق صرف اسی کی ذات ہے۔ غرضیکہ عبادت اور بندگی کی جتنی بھی شکلیں اور صورتیں ہیں سب کی سب اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہیں، ان میں اس کا کوئی ذرّہ برابر بھی شریک و ساجھی نہیں ہے وہ تمام امورِ عبادت میں اکیلا اور منفرد ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء و رسل، فرشتے، اولیاء و صالحین کو بھی کسی مصیبت اور پریشانی کے وقت پکارنا، یا ان کو دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے ان کے سامنے عاجزی اور گریہ وزاری کرنا، ان سے اپنی مشکل کا حل طلب کرنا، ان کے لیے نذر و نیاز کرنا، ان کے نام پر جانور ذبح کرنا، ان کی طرف اپنے ناموں کی نسبت کرنا وغیرہ اس توحید کے منافی اور خلاف ہے۔ مذکورہ چیزیں جب بھی غیر اللہ کے لیے کی جائیں گی، شرک لازم آئے گا۔

یہی وہ توحید ہے کہ جس کے بارے میں مسلمانوں اور مُشرکوں کے درمیان اختلاف ہے۔ مسلمان ہر قسم کی عبادت اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہی خاص کرتے ہیں، اور مُشرک اللہ کو رب ماننے کے باوجود ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لیے مخصوص کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

اسی توحید کی تبلیغ کے لیے انبیاء کو بھیجا گیا، کتابیں نازل کی گئیں۔ ہر نبی کی دعوت کا خلاصہ بس یہی توحیدِ خالص تھی۔ اس توحید کے بغیر توحیدِ ربوبیت اور توحید اسماء وصفات بے سود اور لاحاصل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں نے سب سے پہلے لوگوں کو اسی توحید کی طرف دعوت دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ عبادت اور بندگی کے لائق صرف وہی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (انبیاء پ۱۷ ع۲)

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، سب کو اس بات کی وحی کی کہ میرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے لہٰذا تم صرف میری عبادت کرو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ (النحل پ۱۴ ع۱)

ہم نے ہر قوم کے اندر کسی نہ کسی رسول کو یہ پیغام دیکر بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اور طاغوت (غیر اللہ) کی عبادت سے اجتناب کرو۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ

آپ کہیے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، اور میری موت صرف اس اللہ کے لیے ہے جو پوری کائنات

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ (الانعام پ ۸ ع) کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

اس توحید اُلوہیّت کی اہمیت احادیثِ رسول میں بھی موجود ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مسلم ج ۱ صہ ۴۱ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس بات پر یقین رکھتے ہوئے مرجائے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَهٗ عُفَیْرٌ قَالَ فَقَالَ یَا مُعَاذُ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ؟ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّکِلُوْا (مسلم ج ۱، کتاب الایمان صہ ۴۳ باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، اس گدھے کو عفیر کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا، اے معاذ! تم کو معلوم ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ معاذ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو کچھ بھی شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ معاذ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کو خوشخبری نہ دو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخل الجنۃ)   اس لیے کہ لوگ بھروسہ کرلیں گے۔

توحید اسماء وصفات:

اس توحید کے دو جزء ہیں۔

۱۔ اسماء یہ لفظ اسم کی جمع ہے (جس کا معنیٰ ہے "نام") اس سے مراد وہ تمام نام ہیں جو اللہ نے اپنے لیے قرآن مجید میں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے لیے صحیح احادیث میں ذکر کیا ہے، جیسے: رحمٰن، رحیم، رؤف، لطیف، خبیر، علیم، سمیع، بصیر، عزیز، کبیر، عظیم، حلیم، حفیظ، مقیت، غفور، شکور، خالق، باری، جبار، قہار وغیرہ۔

۲۔ صفات سے مراد وہ اوصاف ہیں جو ان ناموں میں پائے جاتے ہیں، جیسے سمیع میں سُننا، علیم میں جاننا، رؤف میں مہربان ہونا، رزاق میں روزی دینا، خالق میں پیدا کرنا، قدیر میں قدرت والا ہونا، حکیم میں حکمت والا ہونا، سلام میں سلامتی والا ہونا، غفار میں بخشش کرنا، عَلی میں بلند ہونا وغیرہ۔

توحید اسماء وصفات یہ ہے کہ بندۂ مومن ان تمام ناموں کو اللہ کے لیے مانے جو خود اللہ نے اپنے لیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح ان تمام صفتوں کے بارے میں بھی جو قرآن مجید یا احادیثِ صحیحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ اعتقاد رکھے کہ وہ تمام صفتیں اللہ تعالیٰ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ اس میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے اور اس کے بارے میں ہرگز شبہ میں مبتلا نہ ہو، بطور مثال سورۂ دہر میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی سمیع وبصیر کہا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَجَعَلْنٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝   ہم نے اس (انسان) کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا

(الدھر پ۲۹، ع ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے کو بھی متعدد مقامات پر "سمیع وبصیر" کہا ہے۔ بظاہر دیکھنے سے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور انسان دونوں سمیع و بصیر ہیں لیکن حقیقت میں دونوں کے سننے اور دیکھنے میں واضح فرق ہے۔ انسان محدود آواز کو سن سکتا ہے، زیادہ دور کی آواز نہیں سن سکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ چند کلومیٹر یا حدِ نگاہ تک سامنے دیکھ سکتا ہے، اس سے زیادہ ہرگز نہیں دیکھ سکتا، جب کہ اللہ تعالیٰ غیر محدود طور پر سنتا اور دیکھتا ہے، وہ دل کی دھڑکنوں کو بھی سن لیتا ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان رینگنے والے ذرات بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ انسان کو سننے اور دیکھنے کی قوت و طاقت بھی اللہ نے ہی دی ہے، مگر اللہ کے سننے اور دیکھنے کی طاقت و قوت اس کی ذاتی ہے، کسی کی عطا کردہ نہیں۔

توحیدِ اسماء و صفات کے اندر بندۂ مومن اس بات کا ایمان اور عقیدہ رکھتا ہے کہ قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ میں اللہ تعالیٰ کے جتنے نام اور جتنی صفتیں وارد ہیں سب اعلیٰ و ارفع ہیں اور ان صفات کی حقیقت اس کی ذات میں بدرجۂ اتم موجود ہے اور اس طرح یہ اسی کی ذات کے لیے موزوں ہیں، ان تمام میں اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں وہ اپنے تمام اسماء و صفات کے اعتبار سے یکتا اور بے مثل ہے۔

اس توحید پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ تمام اسماء و صفات حقیقت پر محمول ہیں۔ ان میں کسی طرح کی تشبیہ، تمثیل، تاویل، تحریف، کیفیت بیان کرنے یا معنیٰ سے خالی سمجھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کے سارے نام اور اس کی ساری صفتیں اس کے لیے ویسے ہی ثابت ہیں جس طرح کہ اس کی ذات ثابت ہے، اس کے بارے میں ہرگز چون و چرا، بحث و مباحثہ نہیں کرنا چاہیے، نہ ہی اس کے بارے میں عقلی گھوڑے دوڑانا چاہیے۔

ائمہ سلف جب اس کے متعلق کسی کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھتے تو سخت برہم ہوتے اور شدید ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں حد سے زیادہ آگے بڑھ کر سوچنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ

(متفق علیہ)

کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان تم میں کسی کے پاس آتا ہے پھر کہتا ہے کہ اس کو کس نے پیدا کیا؟ اس کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب اس جگہ پر پہنچے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ اللہ کی پناہ مانگے اور اس طرح کے غور و فکر سے باز آجائے۔

(مشکوٰۃ ج ۱، کتاب الایمان، باب فی الوسوسة ص۱۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ برابر ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جس شخص کے ذہن میں اس طرح کا سوال کھٹکے، تو اسے کہنا چاہیے کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱، کتاب الایمان، باب فی الوسوسة ص۱۸)

یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر کس طرح مستوی ہے؟ اس وقت آپ نے جواب دیا: استواء کا معنی معلوم ہے۔ اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

(کتاب الاسماء والصفات، البیہقی ص۵۱۶)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

(الشوریٰ پ۲۵، ع ۳)

اس (اللہ) کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے اچھے نام ہیں، لہٰذا تم ان ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيْ أَسْمَآئِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(الاعراف پ ۹ ع ۱۳)

سے اسے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں انھیں چھوڑ دو، انھیں اس کام کا بدلہ دیا جائے گا جو یہ کرتے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(الاسراء پ ۱۵ ع ۱۲)

آپ کہدیجیے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمن کو، جس کو بھی پکارو (درست ہے) اسلیے کہ اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔

اَللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(طٰہٰ پ ۱۶ ع ۱)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اسی کے لیے تمام اسماء حسنیٰ ہیں۔

هُوَ اللهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں غیب اور حاضر کو جاننے والا، بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ اللهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(الحشر پ ۲۸ ع ۶)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ وہ بادشاہ پاک وصاف، سلامتی والا، امن دینے والا، سب کی نگہبانی کرنے والا، زبردست غالب اور بہت ہی بڑائی والا ہے۔ وہ ان تمام چیزوں کے شرک سے پاک ہے، جن کو مشرکین اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ وہی وہ اللہ ہے جو تخلیق کرنے والا، پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا اور شکل وصورت بنانے والا ہے، اسی کے لیے تمام اسماء حسنیٰ ہیں۔ آسمان اور زمین کی ساری چیزیں اسی کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

مذکورہ بالا وضاحت سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت میں یکتا اور بے مثل ہے۔ اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں۔ اس کا کوئی مشیر ومددگار نہیں، وہ ساری کائنات کا بااختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم اور شہنشاہ ہے۔ سب اس کے غلام اور بندے ہیں۔ سب کو اس کا غلام اور بندہ ہونے پر فخر کرنا چاہیے۔

ٹھیک اسی طرح اپنی اُلوہیت میں بھی بلا شرکت غیر معبود ہے۔ وہ اکیلا ہر طرح کی بندگی اور عبادت کا مستحق ہے۔ بندگی کی جتنی بھی شکلیں ہو سکتی ہیں تمام کی تمام اسی کے لیے لائق اور سزاوار ہیں ادنیٰ قسم کی بندگی بھی کسی مخلوق کے لیے روا اور جائز نہیں ہے۔ چاہے وہ کوئی رسول، پیغمبر، فرشتہ، ولی، شہید، غوث، قطب، جن، بھوت، پری، دیوی اور دیوتا ہی کیوں نہ ہو۔

بالکل ویسے ہی وہ اپنے اسماء وصفات میں بھی اکیلا اور منفرد ہے۔ اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، وہ ان تمام اسماءِ حسنیٰ اور صفات عالیہ کا مستحق ہے جن ناموں یا صفتوں کو اس نے اپنی کتاب میں اپنے لیے بیان کیا ہے، یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں اس کے لیے ذکر کیا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مشرکین کے چند عقائد و اعمال قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیے جائیں، تاکہ توحیدِ خالص کی سچی دعوت کے سمجھنے میں سہولت اور آسانی ہو۔

بُت پرستی کی ابتداء:

افسوس کہ بُت پرستی کا آغاز بھی اولیاء اور صلحاء پرستی سے ہی ہوا، سب سے پہلی قوم جن کو یہ روحانی بیماری لاحق ہوئی وہ قومِ نوح ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں چند ایسے بزرگ اور صالح لوگ تھے جن کی دینی امور میں اقتداء کی جاتی تھی، سبھی لوگ ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا سمجھتے تھے۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو شیطانِ لعین کے مکر وفریب میں آکر لوگوں نے اپنے بزرگوں کا مجسمہ تیار کیا، اور ان کے بیٹھنے کی جگہوں پر انھیں نصب کر دیا، پھر ان مجسموں کو اپنے بزرگوں کے ناموں سے موسوم کر دیا۔ شروع میں ان مجسموں کو صرف اس لیے بنایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندوں کی یادگار رہیں، ان کی شکل وصورت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت زیادہ سے زیادہ کی جائے، اور عبادت و بندگی میں ان بزرگوں کی پیروی کر کے اللہ تعالیٰ کا تقرّب حاصل کیا جائے۔ اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوبصورت انداز میں مردود شیطان نے بزرگوں کے مجسّمے اور مورتیاں تیار کروادیا جب ایک لمبا عرصہ گزرا اور ان لوگوں کا زمانہ (جنھوں نے اپنے اولیاء اور صلحاء کے مجسموں کو اس لیے بنایا تھا کہ ان کی عبادت اور بندگی کو یاد کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی میں خوب کوشش کی جائے) ختم ہوگیا، پھر اس کے بعد کی نسل آئی تو شیطانِ رجیم کو موقع ہاتھ آیا، اس مردود نے ان کو یہ بتایا کہ تمھارے باپ دادا بزرگوں کے ان مجسموں کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے بارش کے لیے دعائیں مانگا کرتے تھے، اپنی مشکلات کے وقت انھیں پکارتے تھے۔ اپنی فتح اور دشمن کی شکست کے لیے ان کی دہائی دیا کرتے تھے۔ لہٰذا تم بھی اپنے باپ دادا کے نقش قدم کی اقتداء اور پیروی کرتے ہوئے اپنے بڑے بزرگوں کے بنے ہوئے مجسموں اور مورتیوں کی عبادت کرو، مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے انھیں پکارو، مرادیں مانگو، دشمن سے فتح حاصل کرنے کے لیے ان سے فریاد کرو۔ اس طرح شیطان کے اس خطرناک منصوبے اور پلان کے تحت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں اولیاء پرستی، صلحاء پرستی اور بت پرستی پھیل گئی۔ سب لوگ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے بڑے بزرگوں کی عبادت میں لگ گئے اور شیطان اپنی چال میں کامیاب ہوگیا۔

اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے ان مجسموں اور مورتیوں کی عبادت شروع کی تھی، انکے نزدیک ان پتھروں کی عبادت مقصود نہیں تھی، بلکہ ان بزرگ، صالح لوگوں کی عبادت مقصود تھی، جن کے نام پر ان کو تیار کیا تھا۔ اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے نیک، صالح اور مقرب بندے تھے، تو سمجھے کہ ان کے وسیلے اور ان کی سفارش سے اللہ کی قربت اور نزدیکی انھیں بھی حاصل ہوجائے گی، نیز مصیبتوں اور پریشانیوں میں کام آئیں گے۔ یہی ان کا ایمان اور عقیدہ تھا

قومِ نوح عؑ کے مشہور بُت:

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانۂ بعثت میں ان کی قوم کے مشہور بُت وَدّ، سُواعُ، یَغُوثُ، یَعُوقُ اور نَسرُ تھے جن کا ذکر قرآنِ پاک میں اس طرح موجود ہے۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ   حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

(نوح پ ۲۹ ع ۱۰)

انھوں نے میری نافرمانی کی ہے، اور جن لوگوں کو ان کے اموال اور اولاد نے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں دیا ان کی پیروی کی ہے۔ انھوں نے بڑے بڑے مکر کیے اور انھوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز ہرگز مت چھوڑو اور وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کی عبادت ہرگز نہ چھوڑو اور انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، اے میرے پروردگار! ان ظالموں کو گمراہی میں اور آگے لے جا، یہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کیے گئے، پھر جہنم کی آگ میں داخل کیے گئے، انھوں نے اللہ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پایا۔

قومِ نوحؑ کے ان بتوں کے متعلق صحیح بخاری میں یوں آیا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہ (وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب ان کی وفات ہوگئی، تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ تم بزرگوں کی بیٹھک میں ان کے مجسمے نصب کرلو اور ان مجسموں کو اپنے بزرگوں کے نام سے موسوم کردو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ابتداء میں ان کی عبادت نہیں کی گئی، یہاں تک کہ ان لوگوں کا انتقال ہوگیا اور علم (علماء کے چلے جانے سے) ختم ہوگیا۔ اس کے بعد ان کی عبادت کی جانے لگی۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۳۲، کتاب التفسیر باب "ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا")

مشرکینِ عرب کی بُت پرستی:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دینِ فطرت سے ہٹ کر مشرکین عرب بے شمار بتوں کو پوجتے تھے، مگر ان کے نزدیک لات، عزیٰ اور منات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی اور انھیں ان کی عبادت پر فخر و ناز تھا۔ قرآن پاک میں ان کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَوٰةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ۝ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۝

(النجم پ ۲۷ ع ۵)

بھلا بتاؤ تو سہی! کہ تم نے لات، عزیٰ اور تیسرے مناتِ پر کبھی غور کیا؟ کیا تمھارے لیے بیٹے اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں یہ تقسیم تو بڑی غیر منصفانہ ہے۔ یہ تمھارے معبود صرف نام ہی کے ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق کوئی دلیل نہیں نازل کی ہے۔ یہ لوگ تو صرف اپنے گمان اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ کیا کسی انسان کو وہ سب کچھ مل سکتا ہے جو کچھ وہ تمنا کرتا ہے؟ دنیا اور آخرت اللہ ہی کے لیے ہے۔

مشرکینِ عرب کے مشہور بت 'لاتْ' کے متعلق صحیح بخاری شریف میں اس طرح وارد ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۲۰ کتاب التفسیر باب قوله افرأيتم اللات والعزى)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ 'لات' ایک آدمی تھا جو حاجیوں کا ستو گھولا کرتا تھا۔

بلاشبہ یہ حقیقت ظاہر ہوگئی کہ لات ایک اچھے طرزِ عمل کا انسان تھا۔ اس شخص کی اچھائی اور نیکی کی وجہ سے قومِ نوح کی طرح مشرکینِ عرب نے بھی اس کی عبادت اور بندگی شروع کر دی۔ اور اپنا اہم معبود بنا لیا۔ مشرکینِ عرب کے بتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مورتیاں بھی تھیں۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے خانۂ کعبہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ کے حکم سے تمام بتوں کو باہر نکال دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مورتیاں بھی نکالی گئیں۔ ان دونوں کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قسمت معلوم کرنے کے تیر تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان مشرکین کو برباد کرے، انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ان دونوں (نبیوں) نے کبھی بھی تیروں کے ذریعے قسمت نہیں معلوم کی۔

(صحیح بخاری ج۲ ص۶۱۴ کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح)

معلوم ہوا کہ مشرکین عرب نے اولیاء اور صلحاء کے علاوہ نبیوں اور پیغمبروں کی بھی مورتیاں تیار کر رکھی تھیں، اور ان کی عبادت کرتے تھے۔

مشرکینِ عرب کی ضلالت کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر ان کی عبادت کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی مذمت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۚ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۗ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

(الزخرف پ۲۵ ع۴)

اور (مشرک) لوگوں نے فرشتوں کو، جو رحمٰن کے بندے ہیں، لڑکیاں قرار دیا۔ کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے؟ ان کا یہ بیان لکھا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا، اور یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ اس بات کا ان کو کوئی علم نہیں، یہ تو صرف اٹکل مارتے ہیں۔

مشرکینِ عرب کی ضلالت اور گمراہی کا تیسرا پہلو یہ تھا کہ وہ بعض جناتوں کی عبادت کرتے تھے اور انھیں اپنا حاجت روا، مشکل کشا، اور اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدے کی بھی تردید فرمائی، اور کہا: کہ جن لوگوں سے تم فریاد کرتے ہو اور ان کا وسیلہ پکڑتے ہو وہ تو خود اللہ تعالیٰ کا وسیلہ چاہتے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

آپ کہدیجئے کہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم نے کچھ سمجھ رکھا ہے، ان کو پکارو، پھر وہ تم سے نہ تو تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہٹا سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۔

(بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۶)

پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کا وسیلہ (قربت) ڈھونڈتے ہیں، کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، آپ کے رب کا عذاب واقعی ڈرنے کے قابل ہے۔

اس آیت (الی ربهم الوسیلة) کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ بعض جناتوں کی عبادت کرتے تھے، بعد میں وہ جنات مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک ان کے پرانے دین پر مضبوطی کے ساتھ باقی رہ گئے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۸۵ کتاب التفسیر باب قولہٗ قل ادعوا الذین زعمتم الآیة)

ایک مسلم حقیقت:

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں میں اسباب سے بالاتر قوت اور اختیار مانتے تھے، اسی لیے وہ انھیں اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مشرکین کو غزوۂ احد کے موقع پر عزّیٰ کی طاقت اور قوت نظر آرہی تھی، گو کہ اس کا آستانہ کہیں اور تھا۔ چنانچہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے (جو اس وقت کافر تھے) (لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ) کی صدا بلند کی۔ یعنی ہمارے لیے عزّیٰ ہے اور تمھارے لیے عزّیٰ نہیں ہے۔ مسلمانوں نے اس کے جواب میں (اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ) کا نعرہ لگایا۔ یعنی اللہ ہمارا مولیٰ (کارساز) ہے، تمھارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(صحیح بخاری ج۲ ص۵۷۹ کتاب المغازی باب غزوۂ احد)

لیکن مشرکین اپنے معبودوں کا یہ اختیار عطائی اور وہبی ہی مانتے تھے نہ کہ ذاتی۔ بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ ذاتی قوت اور اختیار سے متصف صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس میں اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مشرکین اپنی بڑی مصیبتوں اور پریشانیوں میں اپنے تمام معبودوں کو چھوڑ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صرف اللہ تعالیٰ سے دُعا اور فریاد کرتے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ

(العنکبوت پ ۲۱ ع ۱۳)

جب یہ (مشرک) کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں، تو اللہ کی فرماں برداری کا اظہار کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ صرف اسی کو پکارتے ہیں، پھر جب اللہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو وہ فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا

(الاسراء پ ۱۵ ع)

اور جب تم کو سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہو، سب کو بھول جاتے ہو، پھر وہ جب تم کو نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے، تو اعراض کرنے لگتے ہو۔ اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

(یونس پ ۱۱، ع)

وہ (اللہ) ہی ہے جو تمھیں خشکی اور سمندر کی سیر کراتا ہے اور جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو، اور وہ کشتیاں (اپنے سواروں کو لے کر) موافق ہوا کے ساتھ چلتی ہیں، اور اس سے خوب خوش ہو جاتے ہیں تو ان پر تیز ہوا کا جھونکا آ پہنچتا ہے اور ہر طرف سے ان پر پانی کی موجیں چڑھ آتی ہیں، اور وہ جان جاتے ہیں کہ ہم مصیبت میں گھر گئے، تو اس وقت اللہ کی فرمانبرداری کا اظہار کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اس سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہم کو اس بلا سے نجات دیدیا تو ہم تیرے شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں گے۔

توحیدِ رُبوبیّت اور مشرکینِ عرب:

مشرکینِ عرب اللہ تعالیٰ کی توحیدِ ربوبیت پر ایمان رکھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہی تن تنہا آسمان، زمین اور کائنات کی دوسری تمام چیزوں کا خالق اور مالک ہے، سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ان کے عقائد کی صحیح ترجمانی مندرجہ ذیل آیات سے ہو رہی ہے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۔ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(العنکبوت پ۲۱ ع۶)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ سورج اور چاند کو کس نے کام پر لگایا؟ تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کدھر بہکائے جاتے ہیں، اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

(العنکبوت پ۲۱ ع۶)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کون ہے جو آسمان سے پانی اُتار کر زمین کو خشک ہونے کے بعد تر و تازہ کر دیتا ہے، تو ضرور کہیں گے کہ اللہ، آپ 'الحمد للہ' کہیے، بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ (لقمان پ۲۱ ع۳)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ہیں؟ تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ آپ 'الحمد للہ' کہیے بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ أَوْ أَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ہیں؟ تو ضرور کہیں گے اللہ نے۔ آپ کہیے کہ تم ذرا بتاؤ تو سہی، اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو، اگر اللہ مجھ کو کسی قسم کی تکلیف پہونچانا چاہے، تو کیا یہ لوگ اس کی دی ہوئی تکلیف دور کر دیں گے؟ یا اگر اللہ میرے ساتھ رحمت کرنا چاہے تو کیا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الزمر پ ۲۴ ع ۱)

لوگ اس کی رحمت کو روک لیں گے؟ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اللہ کافی ہے، بھروسہ کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝

(الزخرف پ ۲۵ ع ۱)

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو ضرور کہیں گے کہ اس (اللہ) غالب، علم والے نے ان کو پیدا کیا ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا۔ اور تمھارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ، اور اسی نے اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی اُتارا، پھر اس کے ذریعے ہم (اللہ) نے خشک مقامات کو تر و تازہ کر دیا۔ اسی طرح تم نکالے جاؤ گے اور اس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں، اور تمھارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے، جن پر تم سواری کرتے ہو۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝

(یونس پ ۱۱ ع ۹)

آپ ان سے پوچھیے کہ تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے؟ کون تمھاری قوتِ سمع اور بصر کا مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ کون احکام جاری کرتا ہے؟ تو ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ آپ کہیے، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ پھر تو وہی اللہ تمھارا حقیقی رب ہے اور حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پس تم کدھر بھٹکے جا رہے ہو۔

قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

آپ پوچھیے کہ بتلاؤ تو سہی، زمین اور زمین پر جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ اگر تم جانتے ہو! یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے، آپ کہیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ (المؤمنون پ ۱۸ ع ۵)

حاصل کرتے؟ آپ پوچھیے! کہ ساتوں آسمان اور بڑے عرش کا مالک کون ہے؟ یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ آپ کہیے، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ آپ پوچھیے کہ تمام چیزوں کی حکومت کس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے دھتکارے ہوئے کو کہیں پناہ نہیں مل سکتی، اگر جانتے ہو تو بتاؤ۔ یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ ہی ہے، آپ کہیے کہ پھر تم کہاں بہکائے جا رہے ہو؟

قرآنِ پاک کے مذکورہ بیانات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مشرکینِ عرب اللہ تعالیٰ ہی کو پوری کائنات کا خالق و مالک اور سب سے بڑا بادشاہ سمجھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ روزی مہیا کرنا، اولاد دینا، بارش برسانا اور پودے اُگانا سب کچھ اسی کی مٹھی میں ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے، پکڑتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ سورج، چاند اور ستارے سب اسی کے تابع ہیں۔ وہ اگر دنیا والوں پر رات ہی رات کر دے تو کسی کی مجال نہیں کہ دن لا سکے، اور اگر دن ہی دن کر دے تو کسی کے بس کی بات نہیں کہ رات لا سکے۔ الغرض مشرکینِ عرب بھی اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا سب سے بڑا رب اور معبود سمجھتے تھے۔

مشرکینِ عرب مُشرک کیوں؟

مشرکینِ عرب کے عقائد کا جائزہ لینے کے بعد ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی توحیدِ رُبوبیّت کو تسلیم کرتے تھے تو انھیں قرآنِ پاک میں مشرک کیوں کہا گیا؟ توحیدِ خالص کی دعوت پیش کرنے کے لیے ان کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوں ہوئی؟ جب آپ نے توحیدِ خالص کی دعوت دی تو وہ آپ کے جانی دشمن کیوں ہوگئے؟ جبکہ آپ ان کے نزدیک اس دعوت سے قبل اَمِین، صادق اور سب سے زیادہ نیک انسان تھے۔ ان کا ہر چھوٹا بڑا آپ سے محبت کرتا تھا۔ یکایک یہ کیا ہوگیا کہ اب وہی آپ کے خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیاسے اور نعوذ باللہ وہی آپ کو سَاحِرٌ، مَجْنُوْنٌ، دِیْوَانَہ اور پاگل کہنے لگے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مشرکین اللہ ربّ العالمین کو اپنا خالق، مالک، رازق اور مُدَبّر و ربّ ماننے کے ساتھ ہی کچھ ایسی ہستیوں کے قائل تھے جن کے بارے میں ان کا عقیدہ تھا کہ یہ بزرگان اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں، اس لیے اللہ کے پاس ان کی ضرور چلتی ہوگی، کیونکہ دنیا میں ایسے ہی ہے اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل ہوجائے گی۔ قیامت کے دن یہ ہمارے کام آئیں گے اور ان کی سفارش سے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارا مقام بڑھ جائے گا اور آخرت کی مشکلات سے ہمیں نجات مل جائے گی جیساکہ اللہ تعالیٰ ان کے اس عقیدے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (الزمر پ۲۳ ع۱)	اور وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو کارساز بناتے ہیں (کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہم کو اللہ سے قریب کردیں گے۔ جن جن چیزوں میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں اللہ ہی ان میں صحیح فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جھوٹے، ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـــُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (یونس پ۱۱ ع۶)	یہ مشرک ایسے لوگوں کی عبادت کرتے ہیں جو انھیں نہ نفع پہونچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو ان باتوں کی خبر دیتے ہو جنکو وہ آسمانوں اور زمینوں میں نہیں جانتا، وہ ان کے شرک سے پاک اور بہت بلند ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مشرکین جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے تھے، انھیں اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں مانتے تھے، بلکہ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے وسیلے اور ان کی سفارش سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ عقیدت کے نام پر ان لوگوں کے ساتھ کچھ ایسے مراسم ادا کرتے تھے جنھیں اسلامی شریعت میں ان کی عبادت قرار دیا گیا اور ان پر مُشرِک ہونے کا حکم لگایا گیا۔

ایک افسوس ناک حقیقت :

افسوس ہے کہ ہمارے اکثر مسلمان بھائی قومِ نوح اور مشرکینِ عرب کی طرح اللہ کے علاوہ، مرے ہوئے لوگوں (مثلاً انبیاء، اولیاء، صلحاء وغیرہ) اور کچھ دوسرے زندہ لوگوں کو جن کو وہ بزرگ جانتے ہیں اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں، ان سے مرادیں (اولاد، روزی وغیرہ) مانگتے ہیں۔ اپنی فتح اور دشمن کی شکست کے لیے التجا کرتے ہیں۔ اپنی بگڑی بنانے کی گزارش کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی رضا اور خوشی سے یہ مصیبتیں ٹل جائیں گی، اور ان کی ناراضگی سے آفتوں اور مشکلوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ نیز یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء، اولیاء، شہداء اور دوسری بزرگ ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے اسباب سے بالاتر غیبی اور روحانی قوت دے رکھی ہے جس کے ذریعے یہ لوگ ہماری مرادیں خود پوری کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ سے پوری کرواتے ہیں۔ اس طرح ان کی سفارش سے ہمیں دنیاوی کامیابی کے ساتھ اخروی کامیابی بھی حاصل ہوگی۔ یہ اللہ کے مقرب بندے ہیں، ان کے وسیلے سے ہمیں بھی اس کی قربت اور نزدیکی حاصل ہو جائے گی۔ لہٰذا انھیں ہمیشہ راضی اور خوش رکھنا چاہیے اور ان کے رعب وجلال سے ڈرنا اور پناہ مانگنا چاہیے۔

لیکن یہ تمام ہستیاں زندہ ہوں یا مردہ، ملائکہ، اولیاء، انبیاء ہوں یا شہداء اور صلحاء سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز، بے بس اور مجبور ہیں۔ سبھی اس کے محتاج بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں اکیلے تصرّف کرتا ہے۔ تصرّف کے سارے اختیارات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔ ان میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے تمام فیصلے قطعی اور اٹل ہیں۔ ان میں ردّ وبدل کا اختیار کسی کو نہیں، اس کی مشیئت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا۔ وہ سب پر غالب اور زبردست قدرت والا ہے۔ اس کے سامنے کسی کی کوئی حقیقت نہیں۔ دنیا اور آخرت کے تمام امور کا ذمہ دار صرف وہی ہے۔ سب کچھ اسی کی مٹھی میں ہے۔ ان ساری چیزوں میں اس کا کوئی ادنیٰ شریک وساجھی نہیں۔ وہ ہر اعتبار سے وحدہٗ لاشریک ہے۔

کیا یہی انصاف ہے؟

آج کل کے بدعقیدہ مسلمان بھائیوں کے سامنے جب مشرکینِ عرب یا دوسرے قدیم مشرکین کے شرک کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں، ہمیں کیا، ہم تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، ہم تو موحد مسلمان ہیں۔ ہم ہرگز مشرک نہیں، بلکہ ہم میں اور دوسرے مشرکوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامل موحد اور دوسروں کو ہی گمراہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مشرکینِ عرب بھی اللہ تعالیٰ کی توحیدِ ربوبیت پر ایمان اور یقین رکھتے تھے، لیکن چونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ دوسری ہستیوں کو بھی لائقِ عبادت جانا اور ان کی جناب میں نذرانۂ عقیدت اپنے مختلف اعمال وعقائد کے ذریعہ پیش کیا جس کی وجہ سے وہ مشرک ہو گئے اور ان کی بُری طرح مذمت کی گئی۔

لیکن افسوس کہ آج وہی کام ہم مسلمان کریں۔ قومِ نوح اور مشرکینِ عرب کی طرح بزرگوں کی قبروں اور مزاروں پر نذر ونیاز کریں۔ قربانی اور بھینٹ چڑھائیں۔ نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کو اللہ کی قربت اور نزدیکی حاصل کرنے کے لیے وسیلہ بنائیں اور انھیں اللہ کے پاس اپنا سفارشی سمجھیں پھر بھی ہم مسلمان بن کر جنت کے ٹھیکیدار ٹھہریں، اور وہ کافر ومشرک بن کر ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں داخل ہو جائیں۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ کیا اسی کو انصاف کہیں گے؟

مسلمانوں کی اسی بدعقیدگی اور بدعملی سے متاثر ہو کر حالی مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر | جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر | کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مشرکین کی ایک بڑی نادانی :

مشرکین جن ہستیوں کو اپنی کامیابی اور کامرانی کے لیے پکارتے ہیں، اور ان سے گریہ وزاری اور مناجات کرتے ہیں ان کے اندر اتنی بھی قوت اور طاقت نہیں ہے کہ وہ ان کی گزارشات اور دعاؤں کو سُن سکیں۔ ان کی دعاؤں کا قبول کرنا اور حاجت روائی کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مُرادیں پوری کرا دینا تو بہت دور کی بات ہوئی۔ مشرکین کی یہ بہت بڑی نادانی اور ناسمجھی ہے کہ وہ اپنے جیسے محتاج اور عاجز بندوں کو اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں، ان سے التجا اور مناجات کرتے ہیں، انھیں راضی اور خوش رکھنے کے لیے ان کی تعظیم کی نیت سے ان کی جناب میں بہت سے عقیدت کے مراسم ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ ان تمام چیزوں کو اللہ نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کر رکھا ہے اور یہ سب عبادت اور بندگی میں داخل ہیں جو اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی بھی مخلوق کے لیے رَوا اور جائز نہیں ہوسکتیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں مشرکین کی اس نادانی کو اچھی طرح واضح کیا ہے کہ مشرکین جن لوگوں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ وہ بھی میرے دربار میں ایسے ہی عاجز، بے بس، مجبور اور محتاج ہیں جیسے دوسرے سارے لوگ۔ ان کی کوئی طاقت اور قوت نہیں کہ وہ کسی کی بگڑی بنا دیں۔ ساری بڑائی اور کبریائی صرف میری ذات کے لیے مخصوص ہے لہٰذا تم مجھے چھوڑ کر اپنے جیسے عاجز اور مجبور بندوں سے اپنی حاجتیں مت طلب کرو، بلکہ جو کچھ مانگنا ہو مجھ سے مانگو۔ صرف میں ہی دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہوں۔

ذیل میں قرآن پاک کی چند آیتیں تحریر کی جاتی ہیں جن سے مشرکین کی نادانی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم فہمی کی حقیقت اچھی طرح واضح ہو رہی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

(الاعراف پ ۹ ع ۱۳)

بے شک وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، تمہاری طرح بندے ہیں۔ پس اگر تم سچے ہو تو ان کو پکارو، وہ تمہاری دعا قبول کر کے بتائیں۔ کیا ان (بتوں یا مردہ لوگوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں، یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنے شریکوں کو پکارو، پھر مجھ سے داؤ چلو اور مجھے مہلت نہ دو۔ میرا کارساز وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کیا، اور وہی نیکوکاروں کا دوست ہے۔

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

(الاعراف پ ۹ ع ۱۳)

اور تم اس (اللہ) کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہو، وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو سنیں گے بھی نہیں، اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ ان کے اندر دیکھنے کی طاقت ہی نہیں ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۚ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ ۝

(الحج پ ۱۷ ع ۱۰)

اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ سب اس کے لیے اکٹھا ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو وہ اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب (دونوں) کمزور ہیں۔ انھوں (مشرکوں) نے اللہ کی قدر جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی، اللہ زبردست غالب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝

(فاطر پ ۲۲ ع ۱۴)

اور اس (اللہ) کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے تک کے مالک نہیں ہیں۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمھاری دعا نہیں سن سکتے۔ اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمھاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن تمھارے شرک سے انکار کریں گے اور (اللہ) خبیر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

(النحل پ ۱۴ ع ۲)

اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے، بلکہ وہ خود مخلوق ہیں۔ وہ مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو خبر تک نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۚ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

(الرعد پ ۱۳ ع ۲)

اللہ کو پکارنا ہی درست ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کو کچھ بھی قبول نہیں کر سکتے بالکل اسی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے ہو کہ پانی اس کے منہ میں پہونچ جائے، اور وہ ہرگز نہیں پہونچے گا، اور کافروں کی دعا و پکار سراسر گمراہی ہے۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ (الاعراف پ ۹ ع ۲۴)

کیا یہ لوگ ایسوں کو (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور نہ وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں، اور نہ ہی اپنی۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۚ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (المائدہ پ ۶ ع ۱۰)

آپ کہیے کہ تم اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہو، جو تمھارے نفع و نقصان کے کچھ بھی مالک نہیں اور اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝

(الفرقان پ۱۸ ع۱)

اور انھوں نے اس (اللہ) کے سوا، اوروں کو معبود بنا رکھا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے نفع ونقصان کے مالک نہیں، اور ان کو اپنی موت کا اختیار ہے اور نہ جینے کا اور نہ (دوبارہ) اٹھنے کا۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

(النحل پ۱۴ ع۱۶)

اور وہ اللہ کے سوا ان لوگوں کو پوجتے ہیں جنھیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں اور نہ ہی یہ لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝

(فاطر پ۲۲ ع۱)

آپ کہیے کہ بتاؤ جن شریکوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ تو سہی، کیا زمین میں انھوں نے کچھ پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں میں ان کی کچھ شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ اس کی دلیلوں پر یہ لوگ قائم ہیں؟ بلکہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو محض فریب کے وعدے دیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(الاحقاف پ۲۶ ع۱)

آپ ان سے کہہ دیجیے کہ بتاؤ تو سہی اللہ کے سوا تم جن لوگوں کو پکارتے ہو، انھوں نے زمین کا کوئی حصہ پیدا کیا ہے؟ تو مجھے دکھاؤ، یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کی کوئی شرکت ہے؟ اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ یا کوئی علمی دلیل پیش کرو، اگر تم سچے ہو (تو ضرور ایسا کرو)۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ (الحج پ۱۷ ع۱۰)

اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جن کے متعلق نہ تو اللہ نے کوئی دلیل اتاری ہے، نہ خود ان کو ان چیزوں کا یقینی علم ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ مشرکین جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں ۔ اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے انھیں پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ مجبور محض ہیں ، عالم میں تصرف کا کوئی اختیار انھیں حاصل نہیں ہے' بلکہ یہ سب بھی عام لوگوں کی طرح اللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں ۔تصرف کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہیں ۔ان میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ، وہ ہر اعتبار سے اکیلا اور منفرد ہے ۔ اس کا کوئی معاون و مددگار نہیں ۔ وہ سب کچھ تن تنہا کرتا ہے ، اس کا کوئی مشیر کار نہیں ۔

ایک خطرناک شیطانی چال :

آج کے کمزور عقیدہ مسلمان بھائی اس غلط فہمی کے شکار ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ذاتی ہے ۔ انبیاء ، ملائکہ ، اولیاء ، شہداء اور صلحاء کا اختیار عطائی (اللہ کا عطا کردہ) اور وہبی (اللہ کا بخشا ہوا) ہے ۔شرک تو اس وقت ہوتا ۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے ان نیک بندوں کا اختیار ذاتی تسلیم کرتے ۔ ہمارا تو اس بات پر ایمان اور عقیدہ ہے کہ کائنات میں تصرف کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں ، اور یہ تمام اختیارات اس کے ذاتی ہیں ۔اس کے برخلاف انبیاء ، ملائکہ ، اولیاء ، شہداء اور صلحاء کو کائنات میں تصرف کے جو اختیارات حاصل ہیں سب کے سب عطائی اور وہبی ہیں ۔ان میں ان کی ذات کا کوئی دخل نہیں ہے ، لہٰذا ہم مشرک کیوں کر ہو سکتے ہیں ؟

ذاتی اور عطائی اختیارات کی یہ تفریق بہت بڑا دھوکہ اور زبردست شیطانی چال ہے مردود شیطان اسی طرح کے حیلے اور بہانے سے بھولے بھالے مسلمانوں کو شرک جیسے عظیم ترین گناہ میں ملوث کرنے کی فکر میں رہتا ہے ۔ اس لیے مسلمانوں کو بہت چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ۔

اگر ذاتی اور عطائی اختیار کی تفریق روا اور جائز ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس فرق کو ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان فرماتا۔ اتنی اہم بات کا ذکر ہرگز ہرگز نہیں چھوڑتا، اور اللہ کے رسول بھی اس کی صراحت کرتے اور اپنے وہبی اور عطائی اختیارات کا استعمال کر کے دشمنوں کو تابع کرتے اور جنگ احد وغیرہ کی شکست اور اپنے چچا جان حضرت حمزہ کی شہادت عطائی علم غیب سے معلوم کر کے صحابہ کو جنگ سے منع کر دیتے، بلا کسی دلیل کے اپنی خواہشاتِ نفسانی کے مطابق اس طرح ذاتی اور عطائی اختیار کی تفریق کرنا ایک زبردست شیطانی وسوسہ ہے، جسے شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتا رہتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے سے بھٹکا کر گمراہ کر دے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓـِٕهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُوۡنَ (الانعام پ ع)

اور شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں شبہات ڈالتے رہتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

اختیارات میں مشرکین کی تفریق:

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مشرکین اپنے معبودوں میں جو اختیار مانتے تھے وہ وہبی، اور عطائی اختیار ہی تھا، نہ کہ ذاتی۔ یعنی ان کا اس بات پر ایمان اور عقیدہ تھا کہ انبیاء، ملائکہ، اولیاء اور دوسرے اللہ کے نیک بندوں کو کائنات میں تصرف کے جو اختیارات حاصل ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے ہیں، نہ کہ ان کے ذاتی ہیں۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے یہ حقیقت آشکارا ہو رہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین طواف کرتے وقت تلبیہ میں "لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ" کے ساتھ "إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ" بھی کہتے تھے۔ یعنی اللہ ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، سوائے ایسے شریک کے جو تیرے لیے ہے، تو اس شریک کا بھی مالک ہے اور اس چیز کا بھی مالک ہے جو اس شریک کے اختیار میں ہے۔

(مسلم ج۱ ص۳۷۲، کتاب الحج، باب التلبیہ وصفتہا ووقتہا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین اپنے معبودوں میں جو کچھ اور جتنی کچھ قوت و اختیار مانتے تھے۔ اس کے بارے میں ان کا عقیدہ تھا کہ یہ اختیار انکا ذاتی نہیں ہے، اور نہ وہ خود اس قوت و اختیار کے مالک ہیں، بلکہ یہ قوت و اختیار سراسر اللہ کا عطا کردہ اور اس کی ملکیت ہے۔ یعنی انکے معبودوں کی قوت ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ عطائی ہے۔ یہی تقاضا ان آیات کا بھی ہے، جن میں مشرکین کا یہ کھلا ہوا اقرار ذکر کیا گیا ہے کہ ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہے۔

یاد رہے کہ مشرکین کا یہ عقیدہ کہ ان معبودوں (انبیاء، ملائکہ، اولیاء وغیرہ) کو عطائی طور پر مافوق الفطرت، غیبی اور روحانی قوت و اختیار حاصل ہے۔ ایسا عقیدہ ہے کہ جس کی تردید اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں کی ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا آیات میں گزر چکا حقیقت کو سمجھنے کے لیے آیات کی طرف دوبارہ رجوع فرمائیں۔

میدانِ محشر میں شرکاء کی بیزاری:

مشرکین جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں، میدانِ محشر میں سبھی اپنے پوجنے والوں سے اپنی برأت اور بیزاری کا اعلان کریں گے، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کرنا اور آخرت میں کام آنا، بلکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے اور دونوں ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے لگیں گے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۔ وَقَالَ

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو معبود بناتے ہیں ان سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو مومن ہیں ان کے دلوں میں سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے اور اگر ظالم (مشرک) اپنے عذاب کی گھڑی کو دیکھیں گے (تو جان لیں گے) کہ ساری قوت صرف اللہ کے لیے ہے اور یہ کہ اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔ جس وقت پیشوا اپنے پیروکاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۠

(البقرة پ ۲ ع ۴)

سے بیزار ہو جائیں گے اور عذاب دیکھیں گے، اور ان کے آپس کے سارے تعلقات ختم ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے بول اٹھیں گے" اگر ھمیں ایک مرتبہ پھر دنیا میں لوٹ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں گے، جیسے کہ انھوں نے ہم سے بیزاری اختیار کی ہے"۔ اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو ان کے لیے باعثِ افسوس بنا کر دکھائے گا، اور یہ لوگ آگ سے نہ نکل سکیں گے۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۱)

اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے، تو شرکا دان (مشرکین) کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مشرکین جن لوگوں کو اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھ کر پکارتے ہیں۔ وہ سب کے سب میدانِ محشر میں ان سے اپنی بیزاری اور براءت کا اعلان کریں گے، بلکہ وہ لوگ ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین اپنے کیے ہوئے پر کفِ افسوس ملیں گے اور پچھتائیں گے، لیکن اس دن افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا ہم سبھی کو چاہیے کہ آج ہی آخرت کی فکر کرلیں اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرلیں۔ تاکہ آخرت کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلو اور شخصیت پرستی

ہر زمانے میں لوگوں کی گمراہی کا ایک بڑا سبب انبیاء ، اولیاء ، شہداء اور صالحین کی ذات میں "غلو" رہا ہے۔ غلو کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی تعریف اس حد تک کرنا کہ اس میں جھوٹ داخل ہو جائے، اور اس کو اس کے اصل مرتبہ سے اٹھا کر اس مرتبہ پر پہونچانا جو اس کے لائق نہ ہو ، اور اس کو افراط بھی کہا جاتا ہے۔

گمراہی کا دوسرا سبب 'تفریط' ہے یعنی کسی کو اس کے جائز مقام اور رتبہ سے گرا دینا۔ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ کو گھٹاتے تھے اور نصاریٰ اس حد تک بڑھاتے تھے کہ ان کو اللہ کا بیٹا کہتے ہوئے بھی نہیں شرماتے تھے۔ اسلامی شریعت میں افراط اور تفریط دونوں ہی کو ناپسند کیا گیا ہے جبکہ جو مقام کتاب وسنت سے ثابت ہے اسے وہ مقام دینا چاہیے۔ کسی کا درجہ اس کی حد سے آگے بڑھانا یا گھٹانا ، دونوں ہی گمراہی کی بات ہے۔

یہود و نصاریٰ میں یہ برائی خصوصیت کے ساتھ موجود تھی ، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کو غلو کرنے اور حد سے آگے بڑھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا۟ أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا۟ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا۟ كَثِيرًا وَضَلُّوا۟ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿۷۷﴾ (المائدہ پ ۶ ع ۱۱)	آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو، اور ایسے لوگوں کی خواہشات نفسانی کی اتباع نہ کرو جو پہلے سے گمراہ ہیں، بہتوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کر گئے اور خود سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

واضح رہے کہ یہاں خطاب اگرچہ اہل کتاب سے ہے لیکن تعلیم مسلمانوں کو بھی دی جارہی ہے کہ وہ غلو سے بچیں اور یہود و نصاریٰ کی راہ پر نہ چلیں ، ورنہ ان کی طرح وہ بھی گمراہ ہو جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ اہلِ کتاب تو اس حد تک غلو اور تجاوز کر گئے کہ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو، اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا، اور اپنے علما، و راہبوں (عبادت گزاروں) کو اللہ کے علاوہ اپنا ربّ اور معبود بنا لیا۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

(التوبہ پ ۱۰ ع ۱۱)

۔یہودیوں نے کہا کہ عزیر (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے کہا کہ (عیسیٰ) مسیح (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں، یہ تو اگلے کافروں جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں برباد کرے، کدھر بھٹک رہے ہیں؛ انھوں نے اپنے علماء، درویشوں اور (عیسیٰ) مسیح ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کے علاوہ معبود بنا لیا ہے۔ حالانکہ انھیں صرف حکم دیا گیا تھا کہ اس اکیلے اللہ کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات ان کے شرک سے پاک ہے۔

نصاریٰ کی مذمّت کا سبب:

ویسے تو یہود اور نصاریٰ دونوں ہی غلو اور شخصیت پرستی میں حد سے آگے بڑھے ہوئے ہیں، لیکن نصرانیوں میں یہ خرابی بہت زیادہ تھی، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بڑی سختی کے ساتھ غلو اور زیادتی سے روکا ہے۔

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ أَلْقٰهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ

اے اہلِ کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے متعلق حق بات کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ عیسیٰ مسیح ابن مریم (علیہ السلام) صرف اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں، جسے اس نے مریم کی طرف بھیجا، اور اس کی پیدا کی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۚ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۤئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا

(النساء پ ع)

روحوں میں سے ایک روح ہیں۔ لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور تم یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں۔ اس (عقیدۂ تثلیث) سے باز آجاؤ، یہی تمھارے لیے بہتر ہوگا۔ بلاشبہ اللہ ایک ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اسی کی ملکیت ہے اور اللہ تعالیٰ بحیثیت کارساز کافی ہے۔ نہ تو مسیح کو اللہ کا بندہ بننے سے عار ہو سکتا ہے اور نہ ہی مقرب فرشتوں کو، جو کوئی اللہ کی بندگی سے اعراض کرے۔ یا تکبر کرے، سو اللہ تو ان سبکو عنقریب اپنے پاس جمع کرے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ اور ان کی بے بسی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو نصاریٰ اللہ کا بیٹا قرار دے کر اس کا شریک اور ساجھی مانتے ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اور ان کی ماں کو، بلکہ پوری کائنات کو ہلاک اور برباد کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچ سکتے تھے اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا انھیں بچا سکتا تھا۔ لہٰذا وہ معبود نہیں ہو سکتے، بلکہ وہ دوسرے رسولوں کی طرح اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں، نہ کہ اس کے بیٹے اور ساجھی دار۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ

بلاشبہ ایسے لوگ کافر ہیں جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے۔ پس آپ ان سے پوچھیے کہ اگر اللہ مسیح ابن مریم، ان کی ماں اور پورے جہان والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو کون ہے جو اللہ کو روک سکے؟ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے، وہ جو چاہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا يَشَآءُ، وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (المائدہ پ ع) ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ، كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ، اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (المائدہ پ ع)

مسیح ابن مریم تو صرف اللہ کے رسول تھے، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اور ان کی ماں بہت ہی سچی بندی تھیں، وہ دونوں کھانا کھاتے تھے (پھر خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟) دیکھو ہم ان کے لیے کیسے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر بھٹک رہے ہیں۔

میدانِ محشر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیزاری :

جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں غلو اور زیادتی کرتے ہیں، انھیں اللہ کا بیٹا ٹھہرا کر اپنا معبود سمجھتے ہیں، ایسے تمام لوگوں سے قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی لاعلمی اور بیزاری کا اظہار کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ، اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ، تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ، وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

(المائدہ پ ع)

اور جب اللہ کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے، مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تو خوب جانتا ہے، تو میرے دل کی بات بھی جانتا ہے، اور مجھے معلوم نہیں کہ تیرے جی میں کیا ہے؟ بے شک غیب کی باتیں تو خوب جانتا ہے۔ میں نے تو صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے، اور جب تک میں ان میں موجود تھا، ان کی خبرگیری کرتا رہا، پھر جب تو نے مجھے فوت کر دیا (یعنی آسمان پر اٹھا لیا) تو تو ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا نگہبان تھا، اور تو ہر چیز سے باخبر ہے۔

یہود و نصاریٰ پر لعنت:

انبیاء اور صالحین کے بارے میں غلو اور زیادتی کرنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی سخت مذمت کی ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوْا۔

(مسلم ج۱ صفحہ ۲۰۱ کتاب المساجد)

حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ اپنی چادر اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالنے لگے، جب آپ کو تکلیف زیادہ ہو جاتی تو اُسے اپنے چہرۂ مبارک سے ہٹا دیتے، پھر آپ اپنی اس حالت میں فرماتے "اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا"۔ (آپ یہ کہہ کر اپنی امت کو) اس کام سے ڈرانا چاہتے تھے جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔

(باب النھی عن بناء المساجد علی القبور)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاتَلَ اللهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ

(مسلم ج۱ صفحہ ۲۰۱ کتاب المساجد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ یہودیوں کو ہلاک اور برباد کرے، انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا"۔

(باب النھی عن بناء المساجد علی القبور)

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَى اللهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِیْ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی وفات سے پانچ دن قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس بات سے اپنی براءت پیش کرتا ہوں کہ تم لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا. وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا. لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَاءِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَالِكَ (مسلم ج۱ ص۲۰۱ کتاب المساجد (باب النهی عن بناء المساجد علی القبور)

میں سے میرا کوئی خلیل ہو، اس لیے کہ اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جس طرح کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ سنو! اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے نبیوں اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے، تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تم کو اس سے روکتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسلم ج۱ ص۲۰۱ کتاب المساجد (باب النهی عن بناء المساجد علی القبور)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا (عیسائیوں کی عبادت گاہ) کا ذکر کیا، جس کو انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تھا تو لوگ اس کی قبر پر عبادت گاہ بنالیتے، اور اس میں ان کی تصویریں بھی بنالیتے، یہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

ان تمام احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہود و نصاریٰ پر کثرت کے ساتھ لعنت بھیجنے کا سبب انبیاء اور صالحین کے بارے میں غلو، زیادتی اور ان کی قبروں کو عبادت گاہ بنالینا تھا۔

یہاں پر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر امت محمدیہ کے لوگ یہی کام انبیاء، اولیاء، شہداء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے نیک لوگوں کی قبروں اور مزاروں کے ساتھ کرنے لگیں تو کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لعنت سے بچ جائیں گے؟ یہ تو کوئی انصاف کی بات نہیں ہے کہ یہود و نصاریٰ غلو اور زیادتی کریں تو اللہ کی لعنت کے مستحق ہوں، اور یہی کام ہم مسلمان اپنے نبی، ولی، شہید اور دوسرے نیک لوگوں کے ساتھ کریں تو باعث ثواب اور نجات ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ (آمین)

اہل کتاب کو توحیدِ خالص کی دعوت:

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) غلو اور شخصیت پرستی کی بناء پر اللہ کے سیدھے راستے سے بھٹک کر شرکیہ اعمال و عقائد میں مبتلا ہو گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو توحیدِ خالص کی دعوت دیں اور شرک سے اجتناب کا حکم دیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

(آل عمران پ ۳ ع ۱۶)

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم ایک ایسے کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے، وہ یہ کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں کا کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پس یہ لوگ اگر نہ مانیں تو تم کہو کہ (اے اہل کتاب) تم اس بات پر گواہ رہو کہ ہم (اللہ کے) فرمانبردار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی:

اللہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمائی ہے کہ مسلمانوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ اسلامی شریعت سے منحرف ہو جائیں گے اور یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم کی پیروی کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی ؟ قَالَ فَمَنْ ؟

(متفق علیہ)

(مشکوٰۃ ج۲ ص۴۵۸ باب تغیر الناس)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کے طریقوں کی اتباع ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ میں کروگے، حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی تابعداری کروگے ، آپ سے پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہود و نصاریٰ کی پیروی کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا، پھر کس کی؟

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ، وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً، قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ (رواہ الترمذی)

(مشکوٰۃ ج۱ ص۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس طرح کہ بنی اسرائیل پر آچکا ہے، یہ مشابہت ایسی ہوگی کہ جیسے ایک جوتے کی دوسرے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے اپنی ماں کے ساتھ کھلم کھلا زنا کیا ہوگا تو میری امت میں اس طرح کا بدکردار شخص بھی پیدا ہوگا جو یہ برائی کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب کے سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک جماعت کے ، لوگوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول وہ کون سی جماعت ہوگی! آپ نے فرمایا، یہ وہ جماعت ہوگی جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلے گی۔

آج مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں بے شمار خرابیاں آگئی ہیں' اور اکثر کاموں میں یہود و نصاریٰ کی اتباع اور پیروی ہونے لگی ہے۔ اپنے اولیاء اور صالحین کے بارے میں غلو اور زیادتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے مسلمانوں کے ایمان کا جزو لازم بن گیا ہے۔ اللہ ہمیں اس فتنے سے بچائے۔ (آمین)

امت کو غلو سے اجتناب کا حکم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے بارے میں غلو سے شدید خطرہ لاحق تھا، کہ یہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح اپنے بزرگوں کی تعریف میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے، یہاں تک کہ ان کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیں گے، اس طرح غلو کے خطرناک راستہ سے ان کے اندر شرک پھیل جائے گا، یہی وجہ ہے کہ جہاں آپ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجی ہے، وہیں پر آپ نے اس مذموم فعل سے نہایت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور اپنی امت کو بار بار تاکید کی ہے کہ ہرگز اس غلو کے راستے پر نہ چلیں، جس پر یہود و نصاریٰ چل چکے ہیں۔

ذیل میں چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں خصوصاً اور دوسرے اولیاء اور صلحاء کے بارے میں عموماً غلو سے بچنے کی بہت سخت تاکید فرمائی ہے۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

(صحیح بخاری ج ۱، ص ۴۹ کتاب الانبیاء (باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا الآیۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میری تعریف میں حد سے آگے نہ بڑھنا، جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں حد سے آگے بڑھ گئے۔ بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو دین میں غلو کرنے سے بچائے رکھو، اس لیے کہ جو لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْغُلُوُّ فِی الدِّیْنِ
(سنن النسائی ج۲ ص۴۳)
(کتاب المناسک، باب التقاط الحصی)

تم سے پہلے تھے ان کو دین میں غلو ہی کے جرم نے ہلاک کر دیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ
(مسند احمد بن حنبل ج۲ ص۲۴۶ بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ تعالیٰ لعنت بھیجے اس قوم پر جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا (یعنی وہ قیام، رکوع، سجود، قعود، حضور قلب، طلب، دعا اور اس جیسے دیگر افعال جو مسجد ہی میں کیے جاتے ہیں قبروں پر کرنے لگے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ
(ابو داؤد ج۲ ص۹۶ کتاب الجنائز)
(باب فی زیارۃ النساء القبور)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، ان پر سجدہ گاہ بنانے والوں اور چراغاں کرنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ كُنْتُمْ
(ابو داؤد ج۱ ص۲۹۰ کتاب المناسک)
(باب زیارۃ القبور)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (یعنی گھروں میں نفل نمازیں پڑھا کرو) اور میری قبر کو عید (یعنی کسی خاص وقت میں اکٹھا ہونے کی جگہ) نہ بناؤ۔ اور میرے اوپر درود بھیجو، اس لیے کہ تمھارا درود مجھ تک پہنچتا ہے، تم جہاں کہیں بھی رہو۔

ان احادیث سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں غلو جائز اور درست ہے اور نہ ہی اولیاء اور صلحاء کے بارے میں۔ بلکہ کسی کی عقیدت اور محبت میں اس کا درجہ بڑھانا، اس کے بارے میں غلو اور مبالغہ آرائی سے کام لینا بہت بڑی گمراہی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے اس کو پسند نہیں فرمایا اور اس کو یہود و نصاریٰ کا فعل بتلایا، پھر کسی دوسرے کے لیے کیوں کر جائز اور درست ہو سکتا ہے؟

معمولی غلط فہمی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اس بات کا شبہ پیدا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ابھی نہیں ہوئی ہے، کیونکہ ابھی مختلف ممالک کی فتح اور منافقوں کی ہلاکت باقی ہے۔ بلکہ آپ پر صرف بیہوشی طاری ہو گئی ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر کچھ دیر کے لیے بے ہوش ہو گئے تھے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَقْطَعَ اَيْدِيَ اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ كَثِيْرٍ وَاَرْجُلَهُمْ

(ابن ماجه ج۱ ص۱۵۲ کتاب الجنائز)

(باب ذکر وفاته ودفنه صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا ہے، اور اس وقت تک نہ ہو گا جب تک کہ آپ بہت سارے منافقین کے ہاتھ اور پیر کاٹ نہ دیں۔

بلیغ خطبہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس موقع پر مدینہ میں نہ تھے، بلکہ اپنے گھر قباء میں تھے۔ جونہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ملی، فوراً مدینہ دوڑے چلے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعشِ مبارک سے چادر ہٹائی، چہرۂ مبارک کو چوما اور فرمایا، میرے ماں باپ آپ پر قربان، اے اللہ کے رسول! آپ اپنی زندگی اور موت دونوں ہی میں کتنے پاکیزہ ہیں۔ ادھر لوگوں نے آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کیفیت اور جلال کو بیان کیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی ہے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ بیٹھ جائیں، لیکن وہ کب ماننے والے تھے، آپ ان سے ہٹ گئے اور منبر پر چڑھ کر بلیغ خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیتِ رسالت کو بیان کیا اور یہ تبلایا کہ ابدی زندگی صرف اللہ کو ہے، اس کے علاوہ کسی کو نہیں، چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اِجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْبَكْرٍ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ! فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا، وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ" وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ، اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يَسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا۔

(صحیح بخاری ج۱ ص۱۶۶ کتاب الجنائز باب الامر باتباع الجنائز)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اس حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، بیٹھ جاؤ، لیکن انھوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حمد و صلوٰۃ کے بعد کہا، جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا رہا ہو تو وہ سن لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا ہو تو وہ بھی سن لے کہ اللہ ہمیشہ سے زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں، آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور وفات پا چکے ہیں، پس اگر آپ کی وفات ہو جائے یا آپ شہید کر دیے جائیں تو کیا تم دینِ اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے اور جو شخص آپ کی وفات کی وجہ سے اپنی ایڑیوں کے بل دین سے منحرف ہو جائے گا تو وہ اللہ کو ہرگز ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکتا، اور عنقریب اللہ شکر کرنے

www.KitaboSunnat.com

والوں کو بدلہ دے گا۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو یہ آیت معلوم ہی نہیں تھی کہ اللہ نے اسے نازل کیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی، لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس آیت کو سنا، پھر تو جو بھی اس آیت کو سنتا تھا تو ضرور اس کی تلاوت کرتا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس فصیح و بلیغ اور برمحل خطبہ سے لوگوں کے دلوں سے شکوک و شبہات ختم ہو گئے اور سبھوں کو یقین ہو گیا کہ ایک بشر اور انسان ہونے کی وجہ سے آپ کی وفات ہو چکی ہے اور صرف اللہ کی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس کے علاوہ سب کے سب فانی ہیں اور کسی کے لیے ہمیشگی نہیں ہے۔

قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ حضرت عمرؓ کے اس نہایت معمولی شبہ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کتنی زبردست تقریر کی اور کس پُر زور انداز میں ثابت کیا کہ اللہ کے رسول کی وفات ہو چکی ہے، اور آپ نے ایسا اس لیے کیا کہ حضرت عمر کی اس معمولی غلط فہمی اور وقتی شبہے سے فتنہ کا دروازہ کھل سکتا تھا اور کچھ لوگوں کا یہ دائمی عقیدہ بن سکتا تھا کہ اللہ کے رسول کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ پردہ فرما گئے ہیں، یا آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی ہے اور آپ ایک طرح سے باحیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ پوری امت کی جانب سے حضرت ابوبکرؓ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اس بڑی گمراہی سے امت کو بچا لیا، اور شرک کا لقمہ بننے سے قبل ہی اس کی حفاظت فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قابلِ افسوس حقیقت

بہت افسوس کا مقام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق یہود و نصاریٰ اور دوسرے قدیم مشرکین کی طرح ہمارے اکثر مسلمان بھائیوں میں بھی اولیاء پرستی، صلحاء پرستی اور قبر پرستی رائج ہو چکی ہے۔

جن عقائد اور اعمال کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجی تھی، آج اکثر مسلمان انھیں عقائد اور اعمال کو کارِ ثواب اور باعثِ نجات سمجھ رہے ہیں، بلکہ انھیں چیزوں کو اصل ایمان تصور کر رہے ہیں۔

اس سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آج کل مسلمانوں کی بدعقیدگی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ بہت سے لوگ اولیاء اللہ کی عقیدت اور محبت میں اتنے دیوانہ ہو چکے ہیں کہ انھیں اس بات کی بھی تمیز نہیں رہی کہ انھوں نے جن کو ولی مانا ہے وہ اولیاء اللہ ہیں یا اولیاء الشیطان؟

بلکہ آج کے وہ اولیاء جنھیں لوگ اپنا مشکل کشا، حاجت روا، اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں، اگر ان کے عقائد اور اعمال کا جائزہ لیا جائے تو ان میں سے اکثر و بیشتر اولیاء الشیطان کے اوصاف سے متصف ملیں گے۔

لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مشروع اور ممنوع وسیلے پر گفتگو کرنے سے پہلے اولیاء کی تشریح مع اقسام بیان کرتے چلیں، تاکہ اولیاء کے وسیلے کی حقیقت سمجھنے میں آسانی اور سہولت ہو۔

اولیاء اور ان کی قسمیں:

اولیاء ولی کی جمع ہے۔ لغت میں ولی دوست، قریبی، فرمانبردار، کارساز اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مددگار وغیرہ کو کہتے ہیں۔

دنیا میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایک قسم ان مومنوں اور متقیوں کی ہے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، احکام الٰہی کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ گو کہ ان کے درمیان ایمان اور عمل کی کمی اور زیادتی کے اعتبار سے مراتب کا فرق ہے۔

اس قسم کے لوگوں کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے، یعنی اللہ کے دوست اور اس کی فرمانبرداری کرنے والے۔

۲۔ دوسری قسم ان کفار، مشرکین، منافقین اور گمراہ لوگوں کی ہے جو احکام الٰہی کو چھوڑ کر شیاطین کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو اولیاء الشیطان کہا جاتا ہے، یعنی شیطان کے دوست اور اس کی فرمانبرداری کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ پ ۳ ع ۲)

اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے، انھیں (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیاطین ہیں، وہ انھیں (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (الاعراف پ ۸ ع ۱۱)

ایک گروہ کو اللہ نے ہدایت دی ہے، اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہو گئی ہے۔ انھوں نے اللہ کے سوا شیاطین کو دوست بنا رکھا ہے اور اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اس دنیا میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

۱۔ اولیاء اللہ، یعنی اللہ کے دوست اور اس کی فرمانبرداری کرنے والے۔

۲۔ اولیاء الشیطان، یعنی شیطان کے دوست اور اس کی فرمانبرداری کرنے والے۔

اولیاء اللہ کون؟ :

اس اہم سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے ہمیں اس آیت کریمہ کی طرف رجوع ہونا پڑے گا جس میں اولیاء اللہ کے لیے بہت بڑی بشارت اور خوشخبری ہے کہ دنیا اور آخرت میں ان کے لیے کسی طرح کے خوف اور غم کی بات نہیں ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ (یونس پ۱۱ ع۱۲)	سنو! اللہ کے ان اولیاء (دوستوں) کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے، جو اللہ پر ایمان لائے اور متقی (پرہیزگار) ہیں، انھیں کے لیے دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کی باتوں میں تبدیلی ممکن نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں جہاں اولیاء اللہ کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی خوشخبری اور بشارت دی گئی ہے وہیں ان کی دو اہم صفتیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

۱۔ (اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) میں ان کی صفتِ ایمان کا ذکر ہے۔

۲۔ (وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ) میں ان کی صفتِ تقویٰ کا ذکر ہے۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی اہم صفتوں میں ایمان اور تقویٰ بھی ہے۔ لہٰذا جو شخص ان دونوں صفتوں سے محروم ہوگا، اس کے لیے نہ تو دنیا اور آخرت میں کامیابی کی بشارت ہے اور نہ ہی وہ اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل ہو سکتا ہے، اس لیے کہ اولیاء اللہ کا مومن اور متقی ہونا ضروری ہے ایمان اور تقویٰ کے بغیر کسی بھی شخص کو اللہ کی ولایت اور دوستی نہیں مل سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کون ؟ :

اولیاء اللہ کی ایک اہم صفت ایمان ہے ، اس لیے ضروری ہے کہ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کن اوصاف سے متصف بندوں کو ایمان کی سند دی ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ (الحجرات پ ۲۶ ع ۱۴)

بے شک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں ، پھر شک و شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں اور اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ، یہی لوگ سچے مومن ہیں ۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ، إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ (التوبہ پ ۱۰ ع ۹)

مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے دوست ہیں ، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں ، زکوٰۃ دیتے ہیں ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، انھیں لوگوں پر اللہ رحم کرے گا ، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ۔

پہلی آیت میں مومنوں کی دو اہم صفتیں بیان کی گئی ہیں ۔

۱ اللہ اور اس کے رسول پر ایمانِ کامل لاکر شک و تردد میں نہ پڑنا ۔

۲ مال اور جان کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ۔

دوسری آیت میں مومنوں کی چھ اہم صفتیں بیان کی گئی ہیں

۱ مومنوں کا آپس میں ایک دوسرے کا دوست ہونا ، ۲ بھلائی کا حکم دینا ، ۳ برائی سے روکنا ، ۴ نماز قائم کرنا ، ۵ زکوٰۃ دینا ، ۶ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا ۔

جو شخص ان مذکورہ اوصافِ حمیدہ سے متصف نہ ہو ، بلکہ اس کی عملی زندگی مومنوں کی عملی زندگی کے مخالف ہو تو وہ کس طرح بھی اولیاء اللہ کی صف میں داخل نہیں ہو سکتا ، اس لیے کہ اولیاء اللہ کا مومن ہونا ضروری ہے اور آدمی مومن اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ ایمان کی صفتوں سے متصف ہو ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متقی کون؟:

اولیاء اللہ کی ایک اہم صفت تقویٰ بھی ہے۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کن اوصاف سے متصف بندوں کو متقی کہا ہے؟

ارشاد ربانی ہے:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(البقرہ پ۱ ع۱)

یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں ہے، ان متقیوں کے لیے ہدایت ہے جو غیب کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہم نے جو کچھ انھیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ جو کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور جو کتابیں آپ سے پہلے نازل کی گئیں سب پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو، جس کی کشادگی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے، یہ ان متقیوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پی جاتے ہیں، اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں، اور اللہ نیکو کاروں سے محبت کرتا ہے اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں، تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر اپنے گناہوں سے مغفرت چاہتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے؟ اور جان بوجھ کر اپنی غلطیوں پر اصرار نہیں کرتے، انھیں لوگوں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ، وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (آل عمران پ ۴ ع ۵) ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ، یہ لوگ ہمیشہ ان میں رہیں گے ، اور نیک کام کرنے والوں کا بدلہ کیا ہی اچھا ہے ۔

پہلی آیت میں متقیوں کی پانچ ۵ اہم صفتیں مذکور ہیں ۔

۱ غیب کی باتوں پر ایمان لانا ، ۲ نماز قائم کرنا ۳ اللہ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کرنا ۴ قرآن پاک اور دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ۵ آخرت پر یقین رکھنا ۔

دوسری آیت میں بھی متقیوں کی پانچ اہم صفتیں مذکور ہیں ۔

۱ خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرنا ، ۲ غصہ پی جانا ۳ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنا ، ۴ گناہوں سے توبہ واستغفار کرنا ، ۵ گناہوں پر اصرار کرنے سے باز رہنا ۔

جس شخص کے اندر متقیوں کی مذکورہ صفتیں نہ پائی جائیں ، اور اس کی عملی زندگی متقیوں کی عملی زندگی سے ٹکرا رہی ہو تو وہ کسی بھی حالت میں اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا ، اس لیے کہ اولیاء اللہ کا متقی ہونا ضروری ہے اور آدمی اسی وقت متقی ہو سکتا ہے جبکہ اس کے اندر تقویٰ کی یہ تمام صفتیں موجود ہوں ۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ :

بہت سے لوگ اس غلط فہمی کے شکار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کے بارے میں (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) کی جو بشارت دی ہے ، یہ بشارت صرف ان عابدوں اور زاہدوں کے لیے ہے جو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر صرف اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں ، اور یہ کہ صرف اسی قسم کے لوگ اولیاء اللہ ہیں ۔

حالانکہ قرآن پاک کی بہت سی آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) کی خوشخبری مختلف قسم کے لوگوں کو دی ہے ، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ صرف عابدوں ، زاہدوں ہی میں نہیں ہوتے ہیں ، بلکہ علماء ، طلبہ ، عُبّاد ، زُہّاد ، تجارت پیشہ ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زراعت پیشہ، ملازمت پیشہ وغیرہ وغیرہ ہر طبقہ میں ہوتے ہیں کسی خاص طبقہ کا تعین نہیں ہے، جو بھی ایمان اور تقویٰ کے اوصاف سے متصف ہوگا، وہ اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل ہوگا۔ گو کہ ایمان اور تقویٰ کی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے مراتب میں فرق ضرور ہوگا۔

چند آیتیں تحریر کی جاتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) کی خوشخبری مختلف طبقہ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (البقرہ پ ۱ ع ۴)	ہم نے کہا: تم سب اس (جنت) سے نیچے چلے جاؤ، پس اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی تابعداری کریں گے پس ان کو کچھ خوف نہ ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ (البقرہ پ ۱ ع ۸)	بے شک جو لوگ (ظاہری طور پر) ایمان لائے، یا جو لوگ یہودی ہیں، یا نصرانی ہیں، یا بے دین ہیں، ان میں سے جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر کامل ایمان لائے، اور عملِ صالح کرے، پس ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، نہ ان کے لیے کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوں گے۔
بَلَىٰ ۚ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (البقرہ پ ۱ ع ۱۳)	ہاں جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور وہ نیکوکار ہو تو ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، ان کو نہ کوئی خوف ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (الاحقاف پ ۲۶ ع ۲)	بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر جمے رہے، تو ان کے لیے نہ تو کوئی خوف ہوگا، اور نہ ہی غمناک ہوں گے۔
وَمَا نُرْسِلُ	ہم تو رسولوں کو ڈرانے والے اور بشارت دینے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ، فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الانعام پ ع)

ہی بھیجتے ہیں ، پس جو لوگ ایمان لائے اور اپنے عملوں کی اصلاح کی ، نہ تو ان کیلئے کوئی خوف ہوگا ، اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوں گے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ پ ع)

بے شک جو لوگ مومن ہیں ، نیک عمل کرتے ہیں ، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں ، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے ، نہ تو ان کے لیے کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى ، لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ پ ع)

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے ، نہ تو ان کو کسی طرح کا خوف ہوگا ، اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوں گے ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ پ ع)

جو لوگ دن اور رات پوشیدہ اور ظاہر طور سے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے ، نہ تو ان کو کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے ۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ کی ولایت اور (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) کی خوشخبری انسان کے کسی طبقہ کے لیے مخصوص نہیں ہے ، بلکہ جو بھی احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے ایمان اور تقویٰ کے اوصاف سے متصف ہو اسے اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی مل جائے گی ، اور وہ بھی (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) جیسی اہم بشارت کا مستحق ہوگا ۔

زبردست دھوکہ :

بہت سے مسلمانوں میں یہ بدعقیدگی پھیلی ہوئی ہے کہ آدمی جب ولایت کے بڑے درجہ پر پہونچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل کرلیتا ہے تو اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی فاصلہ باقی نہیں رہتا ہے اور وہ اتنا بخشا بخشایا ہوجاتا ہے کہ اسے اسلامی فرائض اور واجبات پر بھی عمل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بہت سے مسلمان بھائی ایسے لوگوں کو بھی اولیاء اللہ تصور کرتے ہیں جو بڑے بڑے اسلامی فرائض اور واجبات تک کے پابند نہیں ہوتے۔ بے حیائی کرنا، گندگی اور نجاست میں رہنا ہی ان کی ولایت کی دلیل اور سند مانی جاتی ہے۔

اس طرح کے لوگ ۲ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہوتی ہے جو حقیقت میں دیوانہ اور پاگل ہوتے ہیں۔ یہ بے چارے اپنی دیوانگی اور پاگل پن کی وجہ سے مرفوع القلم ہیں یعنی اچھائی اور برائی کے درمیان تمیز کرنے کے لیے عقل اور شعور نہ ہونے کی وجہ سے ان کا سب کچھ معاف ہے، ان کو اولیاء اللہ سمجھنے والے خود عقل سے کورے ہیں، کیونکہ دیوانہ اور غیر دیوانہ کی تمیز کیے بغیر محض شیطانی دھوکہ میں مبتلا ہیں

۲۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اپنا پیٹ پالنے اور بدعقیدہ مسلمانوں کی طرف سے ولایت کی سند حاصل کرنے کے لیے دیوانگی اور پاگل پن اختیار کرلیتے ہیں۔ حقیقت میں اس قسم کے لوگ شیطان کے دوست اور اس کے اولیاء ہوتے ہیں جو شیطانی مشن کو ترقی دینے اور اللہ کے بندوں کو صراط مستقیم سے گمراہ کرنے کے لیے اس طرح کی شکل و صورت بنالیتے ہیں۔

لیکن افسوس کہ بہت سے بھولے بھالے مسلمان شیطان کے دھوکے میں آکر اللہ کے دشمنوں کو اولیاء اللہ سمجھتے ہیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ انبیاء، رسل، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام اور دوسرے صلحائے امت سے نمازیں اور دوسرے فرائض و واجبات نہیں معاف ہوئے، یہ کون سی ولایت ہے جس میں اسلامی شعائر اور حدود کی توہین ہو رہی ہے؟

اس قسم کے لوگوں کو ہرگز ہرگز اللہ کی ولایت حاصل نہیں ہوسکتی، اولیاء اللہ صرف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف وہ لوگ ہیں جو اسلامی شعائر اور حدود کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ مومنوں اور متقیوں کے جتنے اوصاف کتاب وسنت میں بیان کیے گئے ہیں حتی الامکان اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لیں اور دونوں کو ایک ساتھ نہ ملائیں، ورنہ بدعقیدگی کے شکار ہو جائیں گے اور شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

اولیاء الشیطان کون ؟ :

کفار، مشرکین، یہود و نصاریٰ، منافقین اور احکامِ الٰہی کو ترک کر کے شیطان کی راہ پر چلنے والے سب کے سب اولیاء الشیطان ہیں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ وَإِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ أَمَرَنَا بِهَا ۔ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ، أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (الاعراف پ ۸ ع)	ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا اولیاء (دوست) بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا ہے، اور اللہ نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ بے حیائی کا ہرگز حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔
وَإِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ (الانعام پ ۸ ع)	بے شک شیاطین اپنے اولیاء (دوستوں) کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا أَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (النساء پ ۵ ع)	جو مومن ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں، تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو، بے شک شیطان کا داؤ بہت کمزور ہے۔
وَمَنْ	جو کوئی رحمان کی یاد سے غافل ہو کر رہے، ہم اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (الزخرف پ۲۵ ع۴)

شیطان مسلط کر دیتے ہیں، پس وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے اور وہ انھیں (سیدھے) راستے سے روکتے رہتے ہیں، اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝

(مریم پ۱۶ ع۳)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ) اے میرے ابّا جان! شیطان کی عبادت نہ کرو، بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابّا جان! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آپ کو رحمان کی طرف سے عذاب پہونچ جائے، پھر آپ شیطان کے دوست ہو جائیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جو لوگ احکامِ الٰہی سے منحرف ہو کر شیطان کی راہ اختیار کر لیتے ہیں ایسے لوگ شیطان کے اولیاء اور اس کے دوست ہو جاتے ہیں، ان کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور دوست وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ایمان اور تقویٰ کے تقاضے کو پورا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا دلائل سے اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان کا فرق اچھی طرح واضح ہو گیا۔ ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی نادانی اور کم عقلی کی وجہ سے اولیاء رحمانی اور اولیاء شیطانی کے درمیان تمیز نہ کر سکیں، اور اولیاء الشیطان کو بھی اولیاء اللہ تصور کرنے لگیں، جس طرح کہ بہت سے مسلمان بھائی اس دھوکہ میں آکر ایسے لوگوں کو بھی ولی کامل تصور کرتے ہیں جو اسلامی فرائض، واجبات، سنن، نوافل اور دوسرے اسلامی احکام سے کوسوں دور رہتے ہیں، انھیں ایک وقت کی بھی نماز ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی، ان کی ولایت کا معیار گندگی اور غلاظت میں رہنا، بے حیائی اور اسلامی احکام کی بے حرمتی کرنا ہی سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس قسم کے لوگ حقیقت میں اللہ کے دشمن اور شیطان کے دوست ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کے ان دشمنوں سے نفرت کریں اور ان کے مکر و فریب سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی فکر کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق ان کے فتنوں اور گمراہیوں کا مقابلہ کریں

اولیاء اللہ کا مقام :

بلاشبہ اولیاء اللہ کا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بلند ہے ، یہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں ، جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی جنت کے مستحق ہوں گے ، انھیں لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی کی خوشخبری ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے انھیں نیک بندوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰمٓ ۔ السجدہ پ ۲۴ ع ۱۸)	بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے ، پھر وہ اس پر جمے رہے ، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ ڈرو ، نہ غمگین ہو ، اور تم سے جس جنت کا وعدہ کیا جاتا تھا (آج) اس کی خوشی مناؤ ۔ ہم دنیا میں بھی تمھارے دوست تھے ، اور آخرت میں بھی ہیں اور اس میں جو تمھارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا ۔ اور جو تم مانگو گے ، پاؤ گے ۔ بخشنے والے ، رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے مہمانی ہوگی ۔

اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والے مومنوں اور متقیوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ ان کو دنیا اور آخرت میں کسی طرح کے خوف اور غم کی بات نہیں ، اور یہ کہ وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بہترین جنت کے مستحق ہوں گے ۔

(لاخوف علیہم ولاھم یحزنون) کا مطلب :

اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء اور دوسرے نیک بندوں کے لیے (لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ) کی جو خوشخبری دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک اور صالح بندے ، جن کے عقائد اور اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہے ، انھیں دنیا اور آخرت میں دلی سکون میسر ہوگا اور خوف اور غم سے آزاد ہوں گے اور جس شخص کو اللہ نے ہی کامیابی کی خوشخبری دی ہو ، یقیناً اس کو آخرت کے دن کسی طرح کے خوف اور غم کی بات نہیں ہوگی ۔ کچھ لوگ اس کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اس

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشخبری کے بعد اولیاء اللہ اسلامی فرائض اور واجبات سے آزاد ہو گئے، اور انھیں کسی طرح کے ایمان اور عمل کی ضرورت باقی نہیں رہ گئی، یہ خیال سراسر غلط اور باعثِ گمراہی ہے۔ تمام نبیوں، رسولوں اور ولیوں کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی (جو معصوم عن الخطاء ہیں اور جن کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو اللہ نے معاف کر دیا ہے۔) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں اس کے عذاب کا ڈر لاحق تھا، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۔ (الانعام پ ۷ ع ۲)

آپ کہہ دیجیے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بھی بڑے دن کے عذاب سے ڈر ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاکُمْ لَهٗ

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۷ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! کہ اللہ کی قسم میں تمھاری بہ نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ خوف کھاتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سارے فضائل و مناقب، سید المرسلین، شفیع المذنبین اور رحمت للعالمین ہونے کے باوجود اپنے دل میں اللہ کا تقویٰ اور خوف ساری امت سے زیادہ رکھتے تھے اور احکامِ شریعت سے آزاد نہیں تھے، حالانکہ آپ معصوم ہیں اور اگر بالفرض آپ سے کوئی چوک ہو جائے تو آپ کا سب کچھ معاف ہے، تو پھر اولیاء جن کا درجہ بہر حال آپ سے کم ہے کس طرح احکامِ شریعت سے آزاد ہو سکتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اولیاء اللہ اور دوسرے اللہ کے نیک بندے برابر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ تمام اسلامی فرائض اور واجبات کی پابندی کرتے ہیں حتیٰ کہ سنن اور نوافل کا بھی بڑا اہتمام کرتے ہیں، گو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے (لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) کی بڑی خوشخبری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ (النور پ ۱۸)

اللہ کے نیک بندے ان (گھروں) میں صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے کاروبار کی مصروفیت غافل نہیں کرسکتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں مارے خوف کے دگرگوں ہو جائیں گی۔

یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اولیاء اللہ (لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) کی بشارت کے باوجود برابر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور یاد میں ازحد کوشش کرتے رہتے ہیں، اور اس کی عبادت سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ خیال کرنا کہ (لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) کی اہم بشارت کی وجہ سے اولیاء بخشے بخشائے ہیں، اب انھیں ایمان اور عمل کی ضرورت باقی نہیں رہی، محض فریبِ نفس اور بہت بڑی گمراہی ہے۔

اولیاء اللہ کے بارے میں غلو :

اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو (لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) وغیرہ کی جو خوشخبری دی ہے، اس سے ہمارے بہت سے مسلمان بھائیوں کو عجیب وغریب دھوکہ ہوگیا ہے، وہ یہ کہ جب اولیاء اللہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہے اور یہ لوگ اس کے مقرب بندے ہیں، تو انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطورِ عطیہ کائنات میں تصرف کا اختیار ضرور ملا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی ضرور چلتی ہوگی اور ان کے وسیلہ اور سفارش سے ہماری دنیا اور آخرت ضرور سنور جائے گی۔ یہی قیاس آرائیاں ہیں جن کی وجہ سے لوگوں میں اولیاء پرستی پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا دربار چھوڑ کر اب اولیاء کی قبروں اور مزاروں پر اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے جاتے ہیں اور مختلف اعمال وعقائد کے ذریعہ اولیاء کی جناب میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ مثلاً نذر ونیاز کرنا، قربانی اور بھینٹ چڑھانا، قبروں پر چادر چڑھانا، اگربتی جلانا، عرس اور میلے لگانا، دعا وفریاد کرنا وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اولیاء کے بارے میں اتنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ غلو کرتے ہیں کہ ان کے اور قدیم مشرکین کے عقائد اور اعمال میں کوئی زیادہ فرق نظر نہیں آتا، بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ہم مشرب اور ہم خیال ہیں۔ دونوں کی راہیں اور منزلیں ایک ہیں۔

اس بات کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے مشرکینِ عرب اور دوسرے قدیم مشرکین کے عقائد پر دوبارہ ایک نگاہ ڈال لیں، جس کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے متعلق قرآنِ پاک میں جو خوشخبری دی ہے، اس کے کسی پہلو سے بھی وہ تمام باتیں معلوم نہیں ہوتی ہیں جو ہمارے بھائیوں نے اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق گمراہی کے اپنے نجی کارخانے میں اولیاء اللہ سے دعا، فریاد اور ان کی ذات اور جاہ وغیرہ کے وسیلہ کا عقیدہ گھڑ لیا ہے، بلکہ شرعی دلائل پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے مرے ہوئے مومن بھائیوں کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اس میں اولیاء اور غیر اولیاء کی کوئی تفریق نہیں ہے۔

تنبیہ:

غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر انبیاء، اولیاء، شہداء اور دوسرے نیک لوگوں کو اپنی مشکل کشائی کے لیے پکارنا، اپنی حاجت روائی کے لیے ان سے فریاد طلب کرنا، اپنی مرادیں مانگنے کے لیے ان سے التجا کرنا، اپنی بگڑی بنانے کے لیے ان سے درخواست کرنا، اور ان کی ذات، شخصیت، جاہ، مرتبہ اور حق وغیرہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بنانا یا صاحبِ وسیلہ کی اللہ پر قسم کھانا وغیرہ درست اور جائز ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں کا حکم اپنی کتاب میں ضرور نازل فرماتا، اتنی اہم بات کا ذکر ہرگز ہرگز نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان تمام باتوں کی وضاحت فرماتے، صحابۂ کرام اور دوسرے علماء سلف کا بھی اس پر عمل ہوتا۔ کتاب وسنت میں ان ساری چیزوں کا حکم موجود نہ رہنا، صحابۂ کرام اور دوسرے علماء سلف کے عمل سے ثابت نہ ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان تمام عقائد اور اعمال کا تعلق اسلامی شریعت سے کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام باتیں عقیدۂ توحید کے منافی اور خلاف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قدیم مشرکین کے عقائد اور اعمال کے مشابہ اور مماثل ہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم دینی کاموں میں دنیاوی نقطۂ نظر سے قیاس آرائیاں نہ کریں، اور نہ ہی اپنے خیالی گھوڑے دوڑائیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق انبیاء، اولیاء، شہداء اور دوسرے نیک لوگوں سے محبت کریں، ان کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں، اور ان کے بارے میں یہود و نصاریٰ اور دوسری گمراہ قوموں کی طرح غلو اور زیادتی نہ کریں۔ کتاب و سنت سے جس کا جو مقام اور مرتبہ ثابت ہے اسے مانیں، اور افراط و تفریط سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔

اولیاء اللہ سے سچی محبت:

اولیاء اللہ سے سچی محبت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جو مرتبہ بیان کیا ہے ہم اسے بغیر افراط و تفریط کے مانیں، اور انھیں ان تمام بشارتوں کا مستحق سمجھیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں دی ہیں اور ان سے اسی طریقے سے محبت کریں جو اسلامی شریعت سے ثابت ہے۔ ان کی محبت میں اپنی نفسانی خواہشات کو قطعی طور پر دخل نہ دیں کہ جس طرح چاہیں کتاب و سنت کے احکام کو نظر انداز کر کے من مانی ان سے محبت کریں اور محبت کے اظہار میں جس طرح چاہیں ان کی جناب میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمارے سارے کام اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے تابع ہیں۔ ہمارے ایمان کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ہم اپنے تمام مسائل کا حل کتاب و سنت ہی میں تلاش کریں اور اسی فیصلہ پر راضی اور خوش رہیں۔

لہٰذا ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولیاء اللہ سے محبت کرنے کا کون سا طریقہ سکھایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ جَآءُوْ	اور جو لوگ ان (انصار و مہاجرین) کے بعد آئیں گے
مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا	وہ کہیں گے (دعا کریں گے) کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحشر پ ۲۸ ع ۲)

کو بخش دے، اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے لیے کینہ نہ پیدا کر، اے ہمارے پروردگار تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں ہم مسلمانوں کو ایک جامع دعا سکھلائی گئی ہے کہ ہم اپنے حق میں اور اپنے سے پہلے گزرے ہوئے مومن بھائیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کی دعا کریں۔ معلوم ہوا کہ شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان اپنے سے پہلے گزرے ہوئے مومن بھائیوں کے حق میں دعا کریں، نہ کہ ان سے مانگیں اور فریاد کریں، یا انھیں اپنے اور اللہ کے درمیان دنیوی اور اخروی کامیابیوں کے لیے وسیلہ بنائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لیجاتے تھے تو قبر والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتے تھے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۰۳ ابواب الجنائز)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مدینہ کی قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کی طرف رُخ کیا اور کہا: اے قبر والو! اللہ تمھاری مغفرت فرمائے، اور ہماری بھی، تم ہم سے پہلے گزر چکے ہو اور ہم تمھارے پیچھے آنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کی اتباع میں ہم مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ جب ہم قبروں کی زیارت کریں تو قبر والوں کے حق میں دعائے مغفرت کریں، جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی قبر والوں کے حق میں بخشش کے لیے دعا کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ کا وسیلہ :

لیکن افسوس ہوتا ہے ہمارے ان سیدھے سادھے بھائیوں پر جو اولیاء اللہ سے محبت اور عقیدت کا مطلب صرف یہ سمجھتے ہیں کہ انھیں خوش کرنے کے لیے ان کی جناب میں مختلف اعمال وعبادات کے ذریعے نذرانۂ عقیدت پیش کرنا چاہیے ، اور انھیں اپنے اور اللہ کے درمیان دنیوی واخروی کامیابی کے لیے وسیلہ بنانا چاہیے ، یہی ان سے محبت اور عقیدت کا طریقہ ہے ۔ حالانکہ اس وسیلہ کا تعلق اسلامی شریعت سے کچھ بھی نہیں ہے ، بلکہ وسیلہ کا یہ عقیدہ بھی دوسری گمراہیوں کی طرح علمائے سوء کی فیکٹری کی پیداوار ہے ، اور یہ ان کی تجارت کا اہم سامان ہے ۔

جو لوگ اس غیر شرعی وسیلہ کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان کی تین صورتیں ہیں :

۱۔ غیر شرعی وسیلہ کی پہلی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی نبی ، فرشتہ ، ولی ، شہید ، غوث ، قطب اور ابدال وغیرہ میں سے کسی کی ذات اور شخصیت کو وسیلہ بنائے ، یعنی کسی مخصوص آدمی کا نام لے کر یوں کہے کہ اے اللہ تیری بارگاہ میں فلاں شخص کو وسیلہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو میری مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما ۔

۲۔ غیر شرعی وسیلہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی نبی ، ولی ، فرشتہ ، شہید ، غوث ، قطب اور ابدال وغیرہ میں سے کسی کے جاہ ، مرتبہ ، حق ، حرمت اور برکت وغیرہ کو وسیلہ بنائے ، یعنی یوں کہے کہ اے اللہ فلاں شخص کا تیرے پاس جو مرتبہ ہے اس کو وسیلہ بناتا ہوں ، یا فلاں شخص کی حرمت اور برکت کو وسیلہ بناتا ہوں کہ تو میری مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما ۔

۳۔ غیر شرعی وسیلہ کی تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی نبی ، فرشتہ ، شہید ، ولی ، غوث اور ابدال میں سے کسی کے وسیلہ سے اللہ پر قسم کھائے ، یعنی یوں کہے کہ اے اللہ فلاں شخص کے وسیلہ سے تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ تو میری مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما ۔

لوگوں نے انبیاء ، اولیاء ، شہداء اور صلحاء کی عقیدت میں اس حد تک غلو کیا ہے کہ ان کی قبروں ، ان کی قبر پر لگی ہوئی جالیوں ، قبروں کی مٹی ، پتھر اور قبروں کے قریب کے درخت وغیرہ کو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بنالیا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بڑے کا پڑوسی بھی بڑا ہوتا ہے۔ لوگوں کی گمراہی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اب تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انبیاء، اولیاء، شہداء اور صلحاء ہی کو اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عطائی طور پر انھیں کائنات میں تصرف کے اختیارات حاصل ہیں، حالانکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

مندرجہ بالا سبھی وسیلے ایسے ہیں جن کا حکم نہ تو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وضاحت فرمائی ہے، بلکہ تمام وسیلے مجموعی طور پر علماء سوء کے کارخانوں میں تیار ہوئے ہیں، ان کا تعلق اسلامی شریعت سے کچھ بھی نہیں ہے۔ ان شرکیہ اعمال و عقائد کو اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھنا زبردست گمراہی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو ان شیطانی وسوسوں سے اپنے ایمان اور عمل کو محفوظ رکھنا چاہیے۔

انبیاء، اولیاء، شہداء اور دوسرے نیک بندوں سے محبت کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں، جن اعمال اور عقائد کے ذریعہ انھیں اللہ کا تقرب حاصل ہوا ہے ہم بھی انھیں اعمال اور عقائد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل کریں۔ یہی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے، اسی میں ہمارے ایمان اور عمل کی سلامتی ہے، اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے اور یہی نجات کا ذریعہ ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

بہت سے بدعقیدہ لوگوں کا کہنا ہے کہ جب ہم انبیاء، اولیاء، صلحاء اور شہداء کو اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہیں تو ہماری بہت سی مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان ہستیوں کے اندر کچھ غیبی اور روحانی طاقت ہے جس کے ذریعہ یہ ہماری مرادیں پوری کر دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کا یہ خیال بہت بڑی نادانی اور کم فہمی ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مومن، مشرک سبھی لوگوں کا رب ہے، وہ سب کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرتا ہے، اور سب کی مرادیں پوری کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کے امتحان میں کامیاب ہو گئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دی کہ میں آپ کو لوگوں کا امام اور پیشوا بناتا ہوں ، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! تو ہماری اولاد کو بھی امامت اور پیشوائی کا منصب عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا کہ اے ابراہیم تمھاری اولاد میں جو ظالم اور مشرک ہوں گے انھیں امامت اور پیشوائی کا منصب نہیں ملے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرۃ پ ۱ ع ۱۵)

اور جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا ، پس انھوں نے ان سب کو پورا کر دیا (اللہ تعالیٰ نے کہا : میں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں ۔ (حضرت ابراہیم نے کہا : اور میری اولاد میں سے بھی (لوگوں کا امام بنا) (اللہ نے کہا ظالموں کو میرا وعدہ نہیں پہونچے گا ۔

پہلے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلا کسی قید کے مطلق طور پر اپنی اولاد کے حق میں امامت اور پیشوائی کے لیے دعا کی ، پھر اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ تمھاری اولاد میں جو ظالم اور مشرک ہوں گے انھیں امامت کا منصب نہیں ملے گا ۔ اس کے بعد بہت محتاط دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! تو اس شہر مکہ کو امن کی جگہ بنا دے ، اور یہاں کے باشندوں میں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں ، انھیں پھلوں کی روزی دے ، اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! اس شہر کے باشندوں میں جو کافر ہوں گے انھیں بھی دنیا میں فائدہ پہونچاؤں گا ، اس کے بعد آخرت میں انھیں جہنم کے عذاب میں داخل کروں گا ، اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا ، اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا دے ، اور اس کے رہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۚ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ (البقرۃ پ ۱ ع ۱۵)	والوں میں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں پھلوں کی روزی دے (اللہ تعالیٰ نے کہا (مومنوں کو دوں گا) اور کافروں کو بھی کسی قدر فائدہ پہونچاؤں گا، پھر ان کو جہنم کے عذاب میں پھینکوں گا، جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ امامت اور پیشوائی کی بات الگ ہے، وہ تو صرف مومنوں اور متقیوں کے لیے مخصوص ہے لیکن دنیاوی فائدہ پہنچانے، روزی اور اولاد دینے وغیرہ کی بات الگ ہے، ان تمام چیزوں کے دینے میں ایمان اور تقویٰ کی شرط نہیں۔ پوری کائنات کا رب اور پروردگار ہونے کی وجہ سے مومن اور کافر سب کی دعاؤں کو سنوں گا، اور ان کی مرادیں پوری کروں گا۔

معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنے سے جو مرادیں پوری ہوتی ہیں، ان کو دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہٰذا مرادوں کے پوری ہونے سے انبیاء، اولیاء، صلحاء اور شہداء کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اور ان سے فریاد طلب کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہوسکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا رب ہے اور سب کی ضرورتوں کو پوری کرتا ہے اور صرف وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔

میدانِ محشر میں اولیاء کی بیزاری :

اولیاء کی تشریح اور تقسیم کی بحث میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اولیاء کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ اولیاء اللہ ۲۔ اولیاء الشیطان۔ دونوں ہی قسم کے اولیاء قیامت کے دن میدانِ محشر میں اپنے متبعین سے اپنی برأت اور بیزاری کا اظہار کریں گے، وہاں کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔

اولیاء اللہ کی بیزاری :

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے سوال کریگا کہ کیا تم نے ہمارے بندوں کو سیدھے راستے سے گمراہ کیا تھا، یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے، تب وہ اپنی برأت اور بیزاری کا اعلان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ؀

(ابراھیم پ ۱۳ ع ۱۵)

گے تو ضعیف لوگ متکبر لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابعدار تھے، کیا تم اللہ کا عذاب ہٹانے میں ہمارے کچھ کام آسکتے ہو، وہ لوگ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تم کو ہدایت دیتے، ہم جزع فزع کریں یا صبر کریں دونوں ہم پر برابر ہے، ہم کو (اللہ کے عذاب سے) چھٹکارا نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا میں آخرت کی کامیابی کا ٹھیکہ لیتے ہیں، وہ بھی قیامت کے دن اپنی عاجزی اور مجبوری کا اظہار کریں گے، اور خود اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔

شیطان کی بیزاری :

شیطان بھی قیامت کے دن اپنے تمام ماننے والوں سے اپنی بیزاری کا اعلان کرے گا، اور لوگوں سے کہے گا کہ تم اپنے نفسوں پر ملامت کرو، تم اگر میری بات نہیں مانتے تو میرے اندر زبردستی گمراہ کرنے کی طاقت کہاں تھی؟ لہٰذا تمہاری گمراہی میں تمہاری خود اپنی غلطی ہے نہ کہ میری، لہٰذا تم آج مجھے برا بھلا نہ کہو۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؀

اور جب فیصلہ ہو جائے گا تب شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا، اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا میں نے اس کی خلاف ورزی کی، اور میرا تم پر کوئی زور نہ تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تم کو بلایا۔ پس تم نے میری بات قبول کرلی، لہٰذا تم مجھے ملامت نہ کرو، بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، میں تمہاری فریاد رسی کرنے والا نہیں، اور نہ تم میری فریاد رسی کرنے والے ہو، میں تو اس بات کا بھی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابراھیم پ ۱۳ ع ۱۶) انکار کرتا ہوں کہ تم دنیا میں میرے سبب سے شرک کرتے تھے۔ بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

متبعین کی طرف سے لعنت:

جب اتباع کرنے والے اپنے اکابر اور سرداروں کو دیکھیں گے کہ آج یہ ہم سے اپنی برأت اور بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں، حالانکہ یہی لوگ دنیا میں آخرت کی کامیابی کے ٹھیکیدار ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے، اس وقت کمزور لوگ اپنے بڑوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بددعا کریں گے کہ پروردگار تو ان کو اپنی رحمت سے دور رکھ اور انھیں دوگنا عذاب دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيْتَنَآ أَطَعْنَا ٱللَّهَ وَأَطَعْنَا ٱلرَّسُولَا ۞ وَقَالُوا رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا ۞ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۞

(الاحزاب پ ۲۲ ع ۹)

جس دن ان کے چہرے آگ میں اُلٹے پلٹے جائیں گے، تب وہ لوگ کہیں گے کہ ہائے کاش! ہم نے اللہ کی تابعداری کی ہوتی اور رسول کا کہا مانا ہوتا، اور یہ بھی کہیں گے کہ اے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا، پس انھوں نے ہم کو (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا، اے ہمارے رب! تو ان کو (ہم سے) دوگنا عذاب دے، اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ جن لوگوں کو اس بات پر ناز ہے کہ اولیاء اللہ کے وسیلہ اور سفارش سے ہم آخرت کی رسوائی سے نجات پا جائیں گے، ان کا گمان غلط ہے۔ بلکہ آخرت میں کامیابی اپنے ایمان اور عملِ صالح کی وجہ سے ملے گی۔ لہٰذا ہم تمام لوگوں کو چاہیئے کہ اولیاء اللہ نے جس طریقہ سے اللہ کی قربت حاصل کی ہے اسی طریقہ سے ہم بھی اللہ کی نزدیکی حاصل کریں، اور وہ ایمان اور عملِ صالح ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۤءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۤءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۤءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۔

(الفرقان پ ۱۸ ع ۱)

اور جس دن اللہ ان کو، اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں (سب کو) جمع کرکے کہے گا کہ کیا تم لوگوں نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا، یا یہ خود گمراہ ہوگئے تھے۔ وہ (اولیاء اللہ) جواب دیں گے کہ تیری ذات پاک ہے، ہمیں خود لائق نہیں کہ تیرے سوا کسی اور کو اپنا کارساز بنائیں، لیکن تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (خوب) فائدہ پہونچایا، یہاں تک کہ ہدایت کو بھول گئے اور تباہ ہونے والی قوم بن گئے، لو انھوں نے تمھاری ساری باتوں میں تکذیب کردی، اب تم عذاب ٹال نہیں سکو گے اور نہ مدد کر سکو گے اور جو تم میں سے ظالم (مشرک) ہوگا، ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔

ہمارے بھائیوں کو ٹھنڈے دل و دماغ سے اولیاء اللہ کی برأت کے ان الفاظ پر غور و فکر کرنا چاہیے کہ وہ قیامت کے دن ان کی مدد اور سفارش کرنے کے بجائے اپنے غلط عقیدتمندوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی برأت اور بیزاری کا اعلان کریں گے، اور لوگوں کا یہ خیال باطل ہوجائے گا کہ ان کے وسیلہ ہی پر آخرت کی کامیابی کا دار و مدار ہے۔

اولیاء الشیطان کی بیزاری:

جو لوگ اپنی نادانی اور کم عقلی کی بناء پر اولیاء الشیطان کو اولیاء اللہ تصوّر کرتے ہیں، انھیں کی بتائی ہوئی باتوں پر چلتے ہیں اور انھیں کی اتباع اور پیروی میں اپنی آخرت کا دار و مدار سمجھتے ہیں ایسے لوگ بھی اپنے ماننے والوں سے بیزار ہوجائیں گے، اور ان کی کچھ بھی مدد نہیں کرسکیں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

-وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۤؤُا لِلَّذِيْنَ

اور اللہ کے روبرو سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ فکر:

جو لوگ اولیاء اللہ کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں، اور ان کے وسیلے ہی کو اپنی دنیوی اور اخروی کامیابی کارساز مانتے ہیں، انھیں اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنے حقیقی بیٹے کو ہدایت نہیں دے سکے، اور جب اللہ کا عذاب آگیا تو اسے دنیا ہی میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے، بلکہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے متعلق کچھ کہنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں منع فرمایا، اور کہا کہ تم ایسا سوال کیوں کرتے ہو، جس کے متعلق تمھیں علم نہیں ہے، تم کہیں جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ فوراً حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے اپنی اس غلطی پر بخشش کے لیے دعا کی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۔ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

(ھود پ ۱۲ ع ۴)

اور نوح نے اپنے پروردگار سے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے میرے رب! میرا بیٹا بھی میرے اہل و عیال سے ہے، اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ تو سب حاکموں کا حاکم ہے۔ (اللہ نے) کہا: اے نوح وہ تیرے اہل و عیال سے نہیں ہے، کیونکہ وہ نیک عمل نہیں، پس جس چیز کا تجھے تعلق علم نہ ہو اس کا سوال نہ کیا کرو، میں تجھے سمجھاتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ (نوح علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! جس چیز کے متعلق مجھے علم نہیں ہے اس کے سوال سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا، اور رحم نہیں کرے گا، تو میں بالکل خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

جب حضرت نوح علیہ السلام دنیا ہی میں اپنے حقیقی بیٹے کو اپنی خواہش کے باوجود اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عذاب سے نہیں بچا سکے تو ان کے مقابلہ میں اولیاء اللہ اور نیک لوگ گنہگاروں کے عذاب الٰہی کو کیسے دور کر سکتے ہیں ؟ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام اپنی بیویوں کو دنیا میں نہ ہدایت دے سکے اور نہ ہی انھیں اللہ کے عذاب سے بچا سکے اور نہ ہی آخرت میں بچا سکیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ (التحریم پ۲۸ ع۲)

اللہ کافروں کے لیے نوح اور لوط (علیہما السلام) کی عورتوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے کہ دونوں ہمارے نیک بندوں میں سے دو نیک بندوں کے تحت تھیں (ان کی بیویاں تھیں) پھر انھوں نے ان کے ساتھ خیانت کی، پس وہ دونوں ان سے اللہ کا عذاب کچھ بھی نہیں ہٹا سکے، اور ان کو کہا گیا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام اپنی بیویوں کو نہ تو ہدایت دے سکے اور نہ ہی انھیں دنیا میں اللہ کے عذاب سے بچا سکے، اور نہ ہی آخرت کے عذاب سے بچا سکیں گے۔

ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے قرابت داروں اور رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے نہ تو دنیا میں بچا سکے اور نہ آخرت میں بچا سکیں گے، تو پھر ہمیں اس کے بعد انبیاء، اولیاء، شہداء اور صلحاء سے کس چیز کی امید رکھنی چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے قرابت داروں اور رشتہ داروں کو تنبیہ فرمائی، کہ مجھ سے بغیر عمل کیے اپنی رشتہ داری کا بھروسہ نہ رکھنا، کیونکہ ایمان اور عمل صالح کے بغیر کسی کو نجات نہیں ملے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب آیت "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَابَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَابَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَابَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَابَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَابَنِیْ ھَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَابَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَافَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّھَا بِبِلَالِھَا

(مسلم ج۱ ص۱۱۴ ، کتاب الایمان باب ان من مات علی الکفر فھو فی النار ولا تنالہ شفاعۃ ولا تنفعہ قرابۃ المقربین)

(اپنے قرابت داروں کو ڈرائیے) نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ قریش کے لوگوں کو بلایا، پس لوگ جمع ہوئے، پھر آپ نے عام خطاب کیا اور خاص بھی، آپ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کے بیٹو! تم اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کے بیٹو! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے عبد شمس کے بیٹو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے عبد مناف کے بیٹو! تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کے بیٹو! اپنے نفس کو آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کے بیٹو! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارا کچھ بھی مالک نہیں ہوں۔ (یعنی میں اللہ تعالیٰ کے پاس بغیر ایمان اور عمل کے تمہارے کچھ بھی کام نہیں آؤں گا۔) سوائے اس کے کہ تمہاری مجھ سے قرابت داری ہے جس کا میں (دنیا میں) خیال رکھوں گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَ عَلَیْہِ "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" یَامَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ اللّٰہِ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَابَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَاعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَاصَفِیَّۃُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب "انذر عشیرتک الاقربین" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تب آپؐ نے کہا، اے قریش کی جماعت اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ سے خریدو (یعنی ایمان اور عمل کے لیے اپنے نفسوں کو خالص کر لو) کیونکہ میں اللہ کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا۔ اے عبدالمطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآ اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَآ اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

(مسلم ج۱، ص۱۱۴، کتاب الایمان، باب ان من مات علی الکفر فھو فی النار ولا تنالہ شفاعۃ ولا تنفعہ قرابۃ المقربین)

کے بیٹو! میں تم سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی دور نہیں کر سکتا اے عباس بن عبدالمطلب! میں تم سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی ہلکا نہیں کر سکتا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے عذاب سے تمھیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے (دنیا میں) جو مانگنا چاہو مانگ لو، میں تم سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنی آخرت کے لیے فکر کرنی چاہیے، کوئی شخص بغیر ایمان اور عملِ صالح کے اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگوں کو خوش رکھو ان کے وسیلہ اور سفارش سے ہمارا سارا کام بن جائے گا۔ وہ بہت ہی بڑی گمراہی اور ضلالت میں ہیں۔ قیامت کے دن بہت افسوس کرنا پڑے گا۔ لہٰذا آج ہی اپنے ایمان اور عمل کو درست کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دارومدار اسی ایمان اور عملِ صالح ہی پر ہے۔

فرعون جیسے باغی، سرکش اور نافرمان کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان اور عملِ صالح کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے بطور مثال بیان فرمایا ہے، حالانکہ یہ اسی فرعون کی بیوی ہیں جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

ارشادِ ربانی ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(التحریم پ۲۸ ع۲)

اور اللہ مومنوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے کہ جب انھوں نے کہا اے میرے رب! اپنے پاس جنت میں میرے لیے گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے، اور مجھے اس ظالم قوم سے بھی نجات دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ آخرت کی کامیابی کا دار و مدار ایمان اور عملِ صالح پر ہے نہ کہ اولیاء اور بزرگوں کے وسیلے اور سفارش پر۔ لیکن افسوس ہوتا ہے ہمارے ان بھائیوں پر جو ایمان اور عمل صالح کے اختیار کرنے کی فکر نہیں کرتے، ہر وقت بزرگوں کے وسیلے اور سفارش پر فخر کرتے رہتے ہیں، حالانکہ ایمان اور عملِ صالح کے بغیر کوئی بھی شخص اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے لفظوں میں اعلان کر دیا ہے کہ تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا لو، کیونکہ اللہ کے عذاب کو میں ہٹا نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ بغیر کسی وسیلہ کے دعائیں قبول کرتا ہے:

اللہ تعالیٰ تن تنہا سب کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتا ہے اور وہ بغیر کسی وسیلہ اور واسطہ کے اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے، اس لیے کہ وہ اپنے بندوں سے بہت قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرۃ پ۲ ع)	اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو (آپ کہہ دیجئے) کہ میں بہت قریب ہوں، پکارنے والا جب کبھی مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، پس لوگوں کو چاہیے کہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ ہدایت پائیں۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں بغیر کسی وسیلے اور واسطے کے سنتا اور قبول کرتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ اپنی تمام ضرورتوں اور حاجتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اس کو پکاریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

"کہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنی حاجتوں کے لیے پکارو اور دعا کرو، حتیٰ کہ اگر نمک اور جوتے کے تسمے کی بھی ضرورت ہو تو اسے بھی اللہ ہی سے مانگو، کسی دوسرے سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْئَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْئَلَهٗ شِسْعَهٗ اِذَا انْقَطَعَ

(رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ ج۱ ص۱۹۶، کتاب الدعوات، الفصل الثالث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے مانگے، یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے بھی اللہ ہی سے مانگے۔ اور ایک روایت میں حضرت ثابت البنانی سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ بندہ اللہ ہی سے نمک کا سوال کرے، اور جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے بھی اللہ ہی سے مانگے۔

جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، اس سے مانگتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو پکارنے سے تکبر کرتا ہے ایسے لوگوں کو وہ پسند نہیں کرتا ہے۔ اس کا حکم ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، مَیں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠

(المؤمن پ۲۴ ع۱۱)

اور تمھارے رب نے کہا ہے کہ مجھ سے دعا کرو، مَیں تمھاری (دعائیں) قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت (دعا مانگنے) سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کریں اور پکاریں، وہ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس کی عبادت اور دعا سے اعراض کرنا جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان واضح تعلیمات کے باوجود ہمارے بہت سے بھائی اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی اور اولاد و روزی وغیرہ کا سوال اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں کی قبروں پر پیش کرتے ہیں، اور اس کے محتاج اور مجبور بندوں سے درخواست کرتے ہیں۔ حالانکہ اولاد اور روزی وغیرہ دینا سب کچھ اللہ کے قبضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت میں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (الشوریٰ پ ۲۵ ع ۵)

آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے لڑکیاں ہی لڑکیاں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے ہی لڑکے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے (اولاد سے محروم کر دیتا ہے۔) وہ بڑے علم والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ہر طرح کے نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی کے حکم سے کائنات میں ہر طرح کا تصرّف ہوتا ہے۔ اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں، وہ اپنے بندوں کی دعائیں بغیر کسی وسیلہ اور واسطہ کے سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ لہٰذا ہم لوگوں کا فرض ہے کہ ہم اپنے خالق، مالک اور معبود ہی کو اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے پکاریں اور اسی سے دعا و فریاد کریں اور اس کی قربت و نزدیکی حاصل کرنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اسی میں ہماری فلاح و بہبود ہے۔

علماءِ سوء کی ایجاد کردہ گمراہیاں:

لیکن افسوس کہ علماءِ سوء اپنا پیٹ پالنے کی غرض سے اپنی خواہشاتِ نفسانی کے مطابق کتاب و سنّت سے ہٹ کر نت نئے فتنے ایجاد کرتے ہیں اور اپنی ایجاد کردہ گمراہیوں کے ذریعہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکاتے ہیں، جیسا کہ علماءِ یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ

اے مومنو! (اہلِ کتاب کے) بہت سے علماء اور عبادت گزار، لوگوں کا مال ناحق طور پر کھاتے ہیں، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (التوبہ پ ۱۰ ع ۱۱) انھیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔

یہ آیت کریمہ گوکہ یہود و نصاریٰ کے علماء اور راہبوں سے متعلق ہے، پھر بھی اس میں ہمارے لیے اس بات کی طرف لطیف اشارہ موجود ہے کہ اہل کتاب کی طرح مسلمانوں میں بھی پیشہ علماء اور ایسے عبادت گزار پیدا ہوں گے جو لوگوں کا مال ناحق طور پر کھا کر انھیں اللہ کے سیدھے راستے سے گمراہ کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس امت کے بہت سے علماء سوء گمراہی اور ضلالت کے تاجر بنے ہوئے ہیں اور دیگر گمراہیوں کی تجارت کے ساتھ غیر شرعی وسیلہ کے ذریعہ بھی روٹی کھا رہے ہیں۔

لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علماء سوء کے اس فتنے کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد ہم اس وسیلہ کی وضاحت کر دیں جو کتاب و سنت اور شریعت سے ثابت ہے۔ تاکہ لوگ شرعی اور غیر شرعی وسیلہ کے درمیان اچھی طرح تمیز کر سکیں، اور پھر شرعی وسیلہ کو اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ بنائیں اور علماء سوء کے مکر و فریب سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

شرعی وسیلہ اور اس کی قسمیں:

شرعی وسیلہ اس وسیلہ کو کہتے ہیں جس کے اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیا ہے، یا جس کے اپنانے کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں فرمائی ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء و صفات کا وسیلہ

۲۔ مومن کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کا وسیلہ

۳۔ زندہ مومن بھائی کی دعا کا وسیلہ

اللہ کی ذات اور اس کے اسماء و صفات کا وسیلہ:

اس وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ بندۂ مومن دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور صفات حسنہ کے ذریعے اس کی بڑائی اور بزرگی بیان کرے، اس کے بعد جو دعا مانگنا چاہتا ہے مانگے۔ یہ بہت اعلیٰ قسم کا وسیلہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے اس کے ناموں اور صفتوں کو وسیلہ بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کی جاتی ہے۔ اس وسیلہ کے اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الاعراف پ۹ ع۱۲)

اور اللہ ہی کے لیے اچھے نام ہیں، پس تم ان کے وسیلہ سے اسے پکارو، اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں انھیں چھوڑ دو، وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور صفاتِ حسنہ کے وسیلہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسولوں، نبیوں اور دوسرے نیک بندوں کی دعا کا طریقہ تھا، کہ وہ اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے ذریعہ اس کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے، پھر دعا مانگتے۔

قرآنِ پاک میں اس طرح کی بہت سی دعائیں ذکر کی گئیں ہیں۔ یہاں پر بطورِ مثال صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا نقل کی جاتی ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراهيم پ۱۳ ع۱۸)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اے ہمارے پروردگار! ہم جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے۔ اللہ سے زمین اور آسمان میں کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے، تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا کیا۔ بے شک میرا رب دعائیں قبول کرتا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے پر ثابت قدمی کی توفیق دے۔ اے ہمارے رب! مجھے، میرے ماں باپ اور تمام مومنوں کو

06257

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن بخش دے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پہلے اللہ کے اچھے ناموں اور بلند صفتوں کے ذریعے اس کی حمد وثنا کی، پھر اس کے بعد اپنے لیے، اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کے لیے اور تمام مومنوں کے لیے ایک جامع دعا کی۔

اسی اسوۂ ابراہیمی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے وسیلہ سے دعا مانگنے کی تعلیم دی ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَابَ اَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَحُزْنَهٗ وَاَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَجًا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَعَلَّمُهَا فَقَالَ يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهَا اَنْ يَتَعَلَّمَهَا۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۱ (بیروت))

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو غم اور فکر لاحق ہو تو وہ کہے، اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے اندر تیرا حکم جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف کے مطابق ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام کے وسیلے سے جو تیرے لیے خاص ہے، جس کے ذریعے تو نے اپنی ذات کو موسوم کیا ہے یا اس کو مخلوق میں سے کسی کو تو نے سکھلایا ہے، یا اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا اسے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے رنج سے نجات اور میرے غم کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔ تو اس کا رنج وغم دور کر دیتا ہے اور اس کی جگہ پر کشادگی دے دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہوئے سنا، پھر آپ نے فرمایا: "اس شخص نے اللہ کے اس بڑے نام کے وسیلہ سے دعا کی ہے، کہ جب اس نام کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے۔"

چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ ثُمَّ دَعَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

(ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۰ کتاب الصلوٰۃ، باب فی الدعا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے دعا مانگی ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ بلاشبہ تمام تعریف تیرے لیے مخصوص ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی احسان کرنے والا ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال اور بزرگی کے مالک! اے زندہ رہنے والے! اے نگہبانی کرنے والے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ کے اس بڑے نام کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے وسیلہ سے دعا مانگا کرتے تھے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشان کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ فرماتے: اے زندہ رہنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ ابواب الدعوات باب ماجاء فی جامع الدعوات) نگہبانی کرنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کو اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے لیے وسیلہ بنانا چاہیے یہ بہت بہترین وسیلہ ہے، اس سے اعراض کرنا ایمان میں کمی کی دلیل ہے۔

مومن کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کا وسیلہ :

اس وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ مومن اپنی دعاؤں میں اپنے ایمان اور اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنائے۔ جو شخص اس وسیلہ کو اپنانا چاہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو شرک و بدعت اور ریا و نمود سے محفوظ رکھتا ہو اور سچا موحد مسلمان ہو، نیز اس کی عملی زندگی کتاب و سنت کی تعلیمات کے مخالف نہ ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمی کا صرف وہ عمل صالح ہو سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہو۔

اس وسیلہ کے دو جزء ہیں۔

۱۔ ایمان کا وسیلہ

۲۔ اعمالِ صالحہ کا وسیلہ

ایمان کا وسیلہ :

اس وسیلہ کی صورت یہ ہے کہ بندۂ مومن اپنی دعا کی مقبولیت کے لیے اپنے ایمان کو وسیلہ بنائے۔ یہ وسیلہ بہت بہترین وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان خوش نصیب لوگوں کی تعریف کی ہے، جو اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے لیے اپنے ایمان کا وسیلہ پکڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

جو لوگ کہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم ایمان لائے، بس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آل عمران پ۳ ع۱) — ہم کو جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔

(آل عمران پ۴ ع۱)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے پکارنے والے (محمد) کو ایمان کے لیے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم تجھ پر ایمان لائے۔ اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے، اے ہمارے رب! جو تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے ہم کو عنایت کر بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں اپنے ایمان کو وسیلہ بناتے تھے، جیسا کہ حدیث شریف میں تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے وقت آپ کی دعا کے متعلق آیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کے لیے رات میں اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو ہی آسمانوں، زمینوں اور ان میں رہنے والوں کا نگہبان ہے، اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو ہی آسمانوں، زمینوں اور ان میں رہنے والوں کا بادشاہ ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیری بات حق ہے، جنت حق ہے جہنم حق ہے، سب انبیاء حق ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

(صحیح بخاری ج ۱ ص۱۵۱ (کتاب التہجد) (باب التہجد باللیل وقولہ عزوجل ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک)

فرمانبردار ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے (حق کے لیے) جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا ہوں، پس تو بخش دے (ان ساری خطاؤں کو) جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے بعد میں کیا، اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے ظاہر کر کے کیا اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں۔

معلوم ہوا کہ ایمان بھی ان اہم وسیلوں میں سے ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

اعمالِ صالحہ کا وسیلہ :

اس وسیلہ کا مفہوم یہ ہے کہ بندۂ مومن اپنے ان نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگے، جو اس نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لیے کیا ہے۔ نیز وہ اعمال اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کیے گئے ہوں۔ اسلیے کہ عمل کے صالح ہونے کی میزان صرف کتاب وسنت ہے۔ دعاؤں کی مقبولیت کے لیے یہ وسیلہ بھی بہترین وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں اپنے مومن بندوں کو اس وسیلہ کے ذریعے دعا مانگنے کی تعلیم دی ہے۔

ارشادِ ربّانی ہے :

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، لہٰذا تو ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کے (راستہ) پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی ان کے (راستہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہ جو کہ گمراہ ہوئے۔ (سورۂ فاتحہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر (جو بلاشبہ عملِ صالح ہے) کو اپنی دعا کی مقبولیت کے لیے وسیلہ بنایا۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

(البقرۃ پ۱ ع۱۵)

اور جب ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دعا کرتے تھے) اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے اس کو قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھ، اور ہماری اولاد میں بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا (اے ہمارے پروردگار) ہمیں ہمارا طریقۂ عبادت بتا، اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ایک دوسرے موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کے پاس اپنی آل و اولاد کی آبادی اور ان کے وہاں نماز قائم کرنے (جو بلاشبہ عملِ صالح ہے) کو اپنی دعا کی مقبولیت کے لیے وسیلہ بنایا۔

رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝

(ابراھیم پ۱۳ ع۱۸)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیری عزت والے گھر کے پاس ایسے میدان میں بسا دیا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں، تاکہ یہ لوگ نماز قائم کریں لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں پھلوں سے روزی دے، تاکہ (تیرا) شکر ادا کریں۔

ان آیات میں اسوۂ ابراہیمی کو ذکر کیا گیا ہے، کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعاؤں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مقبولیت کے لیے اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بناتے تھے ۔ آپ کے اس اسوہ کو ذکر کر کے مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی دعاؤں میں سنتِ ابراہیمی کے مطابق اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنائیں کیونکہ یہ وسیلہ دعاؤں کی مقبولیت کے لیے بہترین وسیلہ ہے ۔

غار والوں کا واقعہ اعمالِ صالحہ کو دعا کی مقبولیت کے لیے وسیلہ بنانے کے متعلق بہت مشہور ہے ۔ اس کا ذکر حدیث شریف میں یوں آیا ہے :

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں سے تین آدمیوں کی جماعت سفر کر رہی تھی ، یہاں تک کہ رات گزارنے کے لیے ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے ۔ جب وہ غار میں داخل ہوئے تو پہاڑ پر سے ایک چٹان لڑھک کر گر گئی اور غار کا منھ ان پر بند ہو گیا ۔ تب وہ لوگ آپس میں ایکدوسرے سے کہنے لگے کہ اب تم کو چٹان سے صرف تمھارا نیک عمل ہی بچا سکتا ہے ۔ اس لیے تم اپنے اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرو ، ان میں سے ایک نے کہا :" اے اللہ میرے ماں باپ دونوں ہی بوڑھے تھے ، شام کا دودھ ان سے پہلے نہ اپنے بال بچوں کو پلاتا تھا ، نہ دوسروں کو ۔ ایک دن چارہ کی تلاش میں دور نکل گیا ، اور مَیں اپنے جانوروں کو لے کر ان کے پاس بہت دیر سے واپس ہوا ، میں ان کے لیے دودھ دوہ کر ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے ، مَیں نے پسند نہیں کیا کہ ان کو دودھ پلانے سے پہلے اپنے بال بچوں اور دوسروں کو پلاؤں ۔ مَیں پیالہ ہاتھ میں لے کر کھڑا اُن کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا ، یہاں تک کہ صبح ہو گئی ۔ تب وہ بیدار ہوئے اور دودھ پیا ۔ اے اللہ ! اگر مَیں نے ایسا محض تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کے سبب ہم جس مصیبت میں گرفتار ہیں ، اس کو دور فرما :" چٹان تھوڑی سی کھسک گئی لیکن اتنی نہیں کہ لوگ نکل سکیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دوسرے شخص نے کہا :" میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے زیادہ پسند تھی ۔ مَیں نے اس سے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا ، پھر وہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال زبردست قحط سالی سے پریشان ہو کر میرے پاس آئی، مَیں نے اس کو ایک سو بیس[12] دینار اس شرط پر دیا کہ وہ مجھے اپنے آپ سے (برے کام کے لیے) خلوت کا موقع فراہم کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا، جب مَیں نے اس پر قابو پالیا، اور برائی کرنا چاہا تو کہنے لگی، مَیں تمھارے لیے اس مہر کو ناحق طور پر توڑنا حلال نہیں سمجھتی ہوں۔ یہ سن کر مَیں نے اس کے ساتھ غلط کام کرنے میں حرج محسوس کیا۔ (اور غلط کام کرنے سے باز آگیا) پھر اس کے پاس سے واپس لوٹ آیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی اور مَیں نے وہ سونا بھی چھوڑ دیا، جو اس کو مَیں دے چکا تھا۔ اے اللہ! اگر مَیں نے ایسا محض تیری رضا کے لیے کیا ہے تو تو اس مصیبت کو دور کر دے، جس میں ہم گرفتار ہیں۔ چٹان تھوڑی مزید کھسک گئی، لیکن اتنی نہیں کہ وہ سب نکل سکیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ! مَیں نے بہت سے مزدوروں کو مزدوری پر رکھا، اور سب کو ان کی اجرت دے دی، سوائے ایک شخص کے جو اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، مَیں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا، یہاں تک کہ اس کی مزدوری سے مال کی کثرت ہو گئی۔ بہت دنوں بعد وہ شخص میرے پاس آیا، اور کہنے لگا، اے اللہ کے بندے! میری مزدوری مجھے دے دو، مَیں نے اس سے کہا، یہ جتنے اونٹ، گائے، بکری اور غلام تم دیکھ رہے ہو، سب تمھاری مزدوری کے ہیں، اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق کرتے ہو؟ مَیں نے کہا: تم سے مذاق نہیں کر رہا ہوں، تب اس نے سب کو لے لیا، اور ہانک لے گیا، اور کچھ بھی نہیں چھوڑا، اے اللہ! اگر مَیں نے یہ کام محض تیری رضا اور خوشنودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کی وجہ سے ہم جس مصیبت میں گرفتار ہیں، اس کو ہم سے دور فرما۔ چٹان کھسک گئی اور سب لوگ نکل کر چلے گئے۔

(بخاری ج۱ ص۳۰۳، کتاب الاجارۃ، باب من استاجر اجیراً فترک اجرہ فعمل فیہ المستاجر فزاد)

اس واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی مقبولیت کے لیے اعمالِ صالحہ کے وسیلہ کو بہت پسند فرماتا ہے اور اس وسیلہ کے ذریعہ بندوں کی پریشانیوں کو دور فرماتا ہے، جیسا کہ غار والوں کو اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کا وسیلہ بنا کر دعا کرنے کی وجہ سے بڑی مصیبت سے نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دی۔

اس واقعہ سے ہم مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ ہم اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے لیے اپنے اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنائیں۔

زندہ مومن بھائی کی دعا کا وسیلہ:

اس وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے اچھے کاموں میں کامیابی کے لیے اپنے زندہ صالح مومن بھائی سے دعا کی درخواست کرے، یا کوئی آدمی از خود اپنے مومن بھائی کے حق میں اس کے نیک کاموں میں کامیابی کے لیے دعا کرے، چاہے دعا کرنے والا اپنے مومن بھائی کی موجودگی میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یا اس کی غیر موجودگی میں، سب درست ہے۔ لیکن دعا کرنے والے کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ اپنے مردہ مومن بھائی کی قبر پر جا کر اس سے اپنی حاجت روائی کے لیے دعا کی درخواست کرنا، یا اسے پکارنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے، بلکہ یہ شرک کا خطرناک راستہ ہے

یہ وسیلہ بھی بہت بہترین وسیلہ ہے۔ جب اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے اسی وسیلہ کا سہارا لے کر اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی تھی۔ اپنے گنہگار بیٹوں کی گزارش پر آپ نے ان کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ... قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

(یوسف پ۱۳ ع۲)

(حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) نے کہا: اے ہمارے ابا! ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی مغفرت طلب کیجئے بے شک ہم گنہگار ہیں (یعقوبؑ) نے کہا، میں تمھارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بے شک وہی بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے گناہوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت کے لیے اپنے والدِ محترم کی دعا کا وسیلہ پکڑا، اور آپ نے ان کی درخواست قبول فرمائی، اور امید دلائی کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اس آیتِ کریمہ کے ذریعہ ہم مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کی مغفرت کے لیے اپنے زندہ مومن بھائی کی دعاؤں کا وسیلہ پکڑیں، جس طرح کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے لڑکوں نے اپنے والدِ محترم کی دعا کو اپنی معافی اور بخشش کے لیے وسیلہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے بندوں کو اس وسیلہ کی تعلیم دی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔ (النساء پ۵ ع۶)

اور جب انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ لوگ آپ کے پاس آتے، پھر اللہ سے بخشش چاہتے، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے، تو یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا، اور رحم کرنے والا پاتے۔

شانِ نزول کے اعتبار سے اس آیت کا تعلق حقیقت میں منافقین سے ہے، انھیں تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی غلطیوں پر ندامت اور شرمندگی کا اظہار کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کی مجلس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے خود دعا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی مغفرت کے لیے اللہ سے دعا کریں، لیکن اب جب کہ آپ کی وفات ہو چکی اور آپ کے دعا کرنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے، اب کسی کے لیے جائز اور درست نہیں کہ وہ آپ کی قبر کے پاس جا کر دعا کی درخواست کرے، یا دور سے آپ کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لیے پکارے، یا آپ سے فریاد کرے۔

ہاں! زندہ مومن بھائی کی دعا کو وسیلہ بنانا ثابت ہے، جیسا کہ صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کرتے تھے، اور آپ صحابہ کی استدعا پر اللہ تعالیٰ سے بارش کے لیے دعا فرماتے، پھر اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا تھا لیکن جب آپ کی وفات ہو گئی اور آپ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط سالی کے زمانہ میں بارش کی دعا کے لیے آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا، اور آپ کی دعا سے بارانِ رحمت کا نزول ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے :

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ ـ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ ۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۳۷، ابواب الاستسقاء، باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں) جب لوگ قحط سالی سے دوچار ہوتے تو حضرت عمرؓ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ استسقاء کی دعا کرتے اور کہتے، اے اللہ! جب تک ہمارے نبی اس دنیا میں تھے ہم ان کے وسیلہ سے قحط سالی دور کرنے کے لیے دعا کرتے تھے۔ اور تو ہمیں سیراب کر دیتا تھا اور جب ہمارے پیغمبر اس جہاں میں نہیں رہ گئے ہیں تو ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے قحط سالی دور کرنے کے لیے دعا کرتے ہیں، تو بارش برسا دے، تو اللہ کی جانب سے دعا قبول ہوتی اور لوگ سیراب کیے جاتے۔

اس روایت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندہ مومن بھائی کی دعاؤں کو بارش وغیرہ کے لیے وسیلہ بنایا جا سکتا ہے، وہیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر، یا کہیں دور سے آپ سے دعا کی درخواست کرنا یا آپ سے فریاد کرنا بالکل صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ اگر یہ کام درست ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر، یا پھر کہیں دور سے آپ سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کرتے، لیکن ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کو وسیلہ بنایا۔ یہ واقعہ اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی دعاؤں کو وسیلہ بنانا صحیح نہیں ہے، بلکہ اس کی جگہ کسی بھی زندہ مومن بھائی کی دعا کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔

حضرت عباسؓ کی دعا کے الفاظ کو نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، تاکہ یہ حقیقت واضح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام نے ان کی شخصیت اور ذات کو وسیلہ نہیں بنایا تھا بلکہ ان کی دعا کو وسیلہ بنایا تھا، اور انھوں نے اپنی دعا کی مقبولیت کے لیے اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کو وسیلہ بنایا جو بلاشبہ عملِ صالح ہے، اور عملِ صالح کو دعاؤں کی مقبولیت کے لیے وسیلہ بنانا درست ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے زبیر بن بکار کی روایت سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کو اپنی کتاب فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی درخواست پر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے بارش کے لیے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَمْ یَنْزِلْ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ یُکْشَفْ اِلَّا بِتَوْبَۃٍ وَقَدْ تَوَجَّہَ الْقَوْمُ بِیْ اِلَیْکَ لِمَکَانِیْ مِنْ نَبِیِّکَ وَھٰذِہٖ اَیْدِیْنَا اِلَیْکَ بِالذُّنُوْبِ وَنَوَاصِیْنَا اِلَیْکَ بِالتَّوْبَۃِ فَاسْقِنَا الْغَیْثَ فَارْخَتْ کَالْجِبَالِ (فتح الباری ج ۵)	اے اللہ! بلا کا نزول صرف گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ صرف توبہ کے ذریعہ دور ہوتی ہے، قوم نے مجھے تیری طرف متوجہ کیا ہے، کیونکہ تیرے نبی سے میرا رشتہ ہے۔ ہمارے یہ ہاتھ تیری طرف گناہوں کے ساتھ اٹھے ہوئے ہیں، اور ہماری پیشانیاں تیری بارگاہ میں توبہ کے ساتھ جھکی ہوئی ہیں۔ لہٰذا تو ہمارے لیے بارش نازل کردے۔' اس کے بعد بارش پہاڑوں کی طرح موسلا دھار آئی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام نے بارش کے نزول کے لیے آپ کی مقبول دعاؤں کو وسیلہ بنایا تھا، نہ کہ صرف آپ کی ذات اور شخصیت کو، یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی دعا میں توبہ اور استغفار کو (جو کہ بہترین عملِ صالح ہے) وسیلہ بنایا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اپنے بارے میں "وسیلہ" کے لیے (جو کہ جنت میں ایک مقام ہے) دعا کا حکم صادر فرمایا، کہ جو شخص میرے لیے "وسیلہ" کی دعا کرے گا تو اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی، چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

(مسلم ج، ص۱۶۶، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل ما یقول المؤذن لمن سمعہ الخ)

ہوئے سنا کہ " جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو تم بھی وہی کلمات کہو جو کہ موذن کہتا ہے۔ اس کے بعد مجھ پر درود بھیجو، اس لیے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا، پھر میرے لیے وسیلہ مانگو، اس لیے کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ کا نام ہے جو صرف ایک ہی بندہ کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں رہوں گا۔ جو شخص میرے لیے (اللہ سے) وسیلہ مانگے گا، اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ کے حق میں جنت کے بہترین درجے (وسیلہ) کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، یہی وجہ ہے کہ مسلمان برابر ہر اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلہ اور مقامِ محمود کے حصول کے بارے میں دعا کرتے ہیں۔ آپ کے حق میں دعا کرنے والوں کے لیے آپ کی طرف سے بہت بڑی بشارت اور خوشخبری ہے کہ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے مومن بندوں کی تعریف کی ہے جو اپنے گزرے ہوئے مومن بھائیوں کے حق میں دعائے خیر کرتے رہتے ہیں، کہ اللہ ان کی غلطیوں کو معاف فرمائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جو لوگ ان (انصار و مہاجرین) کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے لیے کینہ نہ پیدا کر،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ہمارے رب! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (الحشر پ۲۸ ۔ ع۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بعد میں آنے والے مومنوں کو اپنے سے پہلے گزرے ہوئے مومنوں کے حق میں دعا کرنی چاہیے ۔ یہی ان سے عقیدت و محبت ہے

یہاں پر کسی حد تک مشروع وسیلہ کی بحث مکمل ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل کرنے اور دعاؤں کی مقبولیت کے لیے صرف تین شرعی وسیلے ہیں ۔ جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء حسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کو وسیلہ بنانا۔

۲۔ بندۂ مومن کا اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنانا۔

۳۔ بندۂ مومن کا اپنے زندہ مومن بھائی کی دعا کو وسیلہ بنانا۔

بس صرف یہی تین وسیلے شرعی ہیں جن کا ثبوت اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے ملتا ہے ان کے علاوہ جتنے وسیلے ہیں سب کے سب علماء سو کے کارخانوں میں تیار ہوئے ہیں ۔ ان کا تعلق کتاب و سنت سے کچھ بھی نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ سنجیدگی کے ساتھ شرعی وسیلوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں اور غیر شرعی وسیلوں سے اپنے آپ کو بچائیں، کیونکہ دین اور شریعت کی باتوں میں اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے کسی کی نفسانی خواہشات کا دخل کچھ بھی نہیں ہے ۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کی کتاب (قرآن پاک) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (احادیث) ہی کو اپنے عقائد، عبادات اور دوسرے تمام معاملات میں اپنے لیے قطعی اور اٹل مانیں ۔ اپنی نفس پرستی کو کچھ بھی دخل نہ دیں ۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو شاہراہِ توحید پر چلنے کی اور سنت نبویہ پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین

وصلی اللہ وسلم وبارک علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین ۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المكتبة الرحمانية
٩٩-٠٠ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 06257